سلسلہ مطبوعات (۳۷)

اخلاقِ حسنہ

تالیف:

محدّثِ عظیم شیخ ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی

رحمہ اللہ ۳۶۰ھ ہجری

شرح و ترجمہ

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ کراچی

صدر مجلس دعوت و تحقیق اسلامی کراچی

دارالتصنیف جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی ۷۴۸۰۰

نام کتاب ـــــ اخلاقِ حسنہ

تالیف ـــــ محدث عظیم ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ

شرح و ترجمہ ـــــ مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار

کتابت ـــــ ابو محمد صہیب اشرف

سنہ طباعت ـــــ ۱۴۱۱ھ ، ۱۹۹۱ء

مطبعہ ـــــ القادر پرنٹنگ پریس کراچی

تعداد ـــــ ۱۲۰۰

ناشر ـــــ دار التصنیف جامعہ علوم اسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۷۴۸۰۰

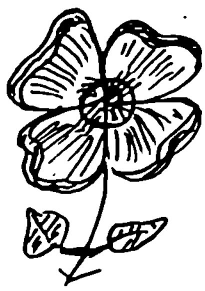
قیمت قسم اوّل ـــــ /۰۰ روپے

〃 قسم دوم ـــــ /۰۰ روپے

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	۵
تلاوت قرآن کریم، کثرت ذکر اللہ، خاموشی اور غرباء ومساکین کے ساتھ محبت رکھنا اور اٹھنا بیٹھنا۔	۸
حسنِ اخلاق	۱۲
نرمی، خوش اخلاقی اور تواضع کی فضیلت	۱۶
لوگوں سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ ملنا	۱۹
خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملنے کی فضیلت	۲۰
نرمی، بردباری اور تحمل کی فضیلت	۲۱
صبر وسخاوت کی فضیلت	۲۴
غصہ کے موقعہ پر اپنے کو قابو میں رکھنے کی فضیلت	۲۶
رحم اور رقتِ قلب کی فضیلت	۲۸
غصہ پینے کی فضیلت	۳۱
عفو ودرگذر کی فضیلت	۳۳
مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی	۳۷
مسلمانوں کے ساتھ کینہ وحسد نہ رکھنے اور صاف دل ہونے کی فضیلت	۳۹
لوگوں میں صلح کرانے کی فضیلت	۴۳
حقوق کی ادائیگی	۴۴
مظلوم کی مدد کی فضیلت	۴۴
ظالم کا ہاتھ پکڑنے کی فضیلت	۴۵
بے وقوفوں کا ہاتھ پکڑ کر بے وقوفی سے باز رکھنا	۴۶
مسلمانوں کی امداد اور ان کی حاجات پوری کرنے کی کوشش کرنا	۴۶
اسی سلسلہ کا ایک اور باب	۵۰

عنوان	صفحہ نمبر
فریادی کی فریاد رسی کرنے کی فضیلت	۵۱
بیواؤں کے کام کا ذمہ دار بننے کی فضیلت	۵۳
یتیموں کے معاملات کا ذمہ دار بننے کا اجر و ثواب	۵۵
پڑے ملنے والے بچے کی پرورش اور اس پر بڑا ہونے تک خرچ کرنے کی فضیلت	۵۸
حسن سلوک کی فضیلت	۵۸
اچھے کاموں کا اجر و ثواب	۶۱
مسلمان پر ظلم کرنے والا	۶۳
مسلمان بھائی کے لئے شفاعت کا اجر و ثواب	۶۴
بادشاہوں اور حکام تک ضرورت مندوں کی حاجت پہنچانا اور اسے پورا کرانے کا ثواب	۶۵
مسلمان کی عزت کی طرف سے مدافعت اور اس کی مدد کرنا	۶۵
لوگوں سے دوستی و مدارات کی فضیلت	۶۷
غازیوں کی مدد کی فضیلت	۶۸
حاجی کی اعانت اور روزہ دار کو افطار کرانے کا اجر و ثواب	۶۹
بچوں پر شفقت، بڑوں کے اکرام اور علماء کا حق پہچاننے کا ثواب	۷۰
مجلس میں علماء کے لئے جگہ دینے کی فضیلت	۷۱
مسلمان بھائی کے لئے تکیہ رکھنے کا اجر و ثواب	۷۲
کھانا کھلانے کا اجر و ثواب	۷۳
پڑوسی کا حق	۸۵



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی

من لا نبی بعدہ، ومن تبع ھداہ وھدیہ، وبعد!

پچھلے دنوں دارالتصنیف میں بیٹھا کام میں مصروف تھا کہ حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی زیدمجدہ تشریف لے آئے، کچھ ماہ پہلے موصوف نے امام طبرانی کے کتابچہ "مکارم الاخلاق" کے ترجمہ کا ذکر کیا تھا، کتابچہ ان کے ساتھ تھا بندہ کو دیا، چونکہ ان دنوں مصروفیت تھی اس لئے اسے کسی سفر پر موقوف کر دیا۔

جمادی الثانیہ میں سرگودھا وپشاور کا سفر تھا ریل میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا، خدا کے فضل وکرم سے راستہ ہی میں اس کے ترجمہ سے فارغ ہوا اور پشاور سے واپسی پر ریل ہی میں اس پر نظر ثانی کی اور پیش لفظ لکھا۔

امام طبرانی اپنے زمانے کے بڑے محدث ہیں، حدیث میں ان کی تین کتابیں بہت مشہور ہیں جو "معجم کبیر" "معجم اوسط" اور "معجم صغیر" کے نام سے معروف ہیں اور مطبوع بھی، اس کے علاوہ دوسری بھی کئی اہم کتابوں کے مؤلف ہیں تقریباً پچھتر کتابیں لکھی تھیں۔

امام طبرانی کا یہ کتابچہ اگرچہ نہایت مختصر ہے کل ایک سو اکناوے احادیث پر مشتمل ہے لیکن اس میں اخلاق حسنہ اور مکارم اخلاق سے متعلق اچھا ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے، یہ وہ اخلاق حسنہ ہیں جو اخلاق عالیہ کی تکمیل کرنے والی ذات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے ہیں، ان کے ذریعہ امتِ محمدیہ کو روحانی اور مادی کامیابیوں اور طریقوں سے روشناس کرایا گیا ہے۔

اس کتابچہ میں اخلاق عالیہ کے مرکز و منبع قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت، ذکر الٰہی کے اجر و ثواب، نرمی، تواضع، خوش اخلاقی، خندہ پیشانی حلم و بردباری، سنجیدگی، غصہ پر قابو پانے، رقت قلب، غصہ پینے، عفو و درگذر، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی، سینہ کی صفائی، لوگوں کے حقوق ادا کرنے، مظلوموں کی مدد، ظالم کا ہاتھ پکڑنے، بے وقوفوں کو قابو میں رکھنے، لوگوں کی حاجت روائی، مصیبت زدہ کی فریادرسی، یتیموں بیواؤں کی کفالت، لاوارثوں کی دیکھ بھال، حسنِ سلوک، اعلیٰ اعمال و افعال، سفارش دوسروں کی مدد، لوگوں سے میل ملاپ، غازیوں کی نصرت، بچوں پر شفقت بڑوں کے اکرام، علماء کے اعزاز و تکریم، دوسروں کے ساتھ شرح صدر سے پیش آنے، سخاوت و کھانا کھلانے، پڑوسی کے حقوق وغیرہ کی ادائیگی کے اجر و ثواب کو بیان کیا گیا، اسے پڑھئے اور اس پر عمل کیجئے۔

حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی مدظلہ کا ممنون ہوں کہ اس جانب رہنمائی فرمائی اور یہ کتابچہ مہیا کیا اور برادر مولانا عطاء الرحمٰن و مولانا امداد اللہ کا شکرگذار

ہوں تصحیح کی اور برادرم سید شاہد حسن صاحب کا بھی کہ عمدگی سے طباعت کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالٰے سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ تعالٰے علی خیر خلقہ
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

کتبہ
محمد حبیب اللہ مختار

۱ ــــ ۷ ــــ ۱۴۱۱ھ

۸ ــــ ۱ ــــ ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب یسر الخیر، واختم بخیر لنا به

وللمسلمین آمین، وصلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

شیخ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی رحمہ اللہ نے فرمایا اخلاقِ حسنہ اور مکارم اخلاق کے سلسلہ میں چند ابواب پیش کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ ایک مومن دنیاوی زندگی میں عزت و شرف اور مرنے کے بعد کامیابی و کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ میں نے ان احادیث کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے، میں نے ہر حدیث کا ایک متن لیا ہے اور دوسرے مختلف طُرق چھوڑ دیئے ہیں تاکہ پڑھنے سننے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس مجموعۂ احادیث میں سے درج ذیل احادیث پیش خدمت ہیں۔

تلاوتِ قرآن کریم، کثرت ذکر اللہ، خاموشی اور غرباء و مساکین کے ساتھ محبت رکھنا اور اٹھنا بیٹھنا

(۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے، فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اس لئے کہ یہ تمہارے دین کی بنیاد اور اساس ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور وصیت فرما دیجئے، فرمایا تلاوت قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑنا اس لئے کہ یہ تمہارے لئے آسمانوں اور زمین میں نور کا ذریعہ بنے گا، میں نے عرض کیا

اے اللہ کے رسول کچھ اور وصیت فرما دیجئے، آپ نے ارشاد فرمایا جہاد میں ہمیشہ مصروف رہنا اس لئے کہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور اضافہ فرما دیجئے، فرمایا زیادہ مت ہنسنا اس لئے کہ یہ دل کو مردہ اور چہرے کی رونق ختم کر دیتا ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے، فرمایا ہمیشہ خاموشی اختیار کرنا مگر یہ کہ کوئی اچھی بات ہو اس لئے کہ خاموشی شیطان کو دھتکارتی اور دین کے معاملات میں معاون بنتی ہے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے، فرمایا اپنے سے کم تر کو دیکھنا اپنے سے برتر کی طرف مت دیکھنا اس لئے کہ یہ اس کے زیادہ مناسب ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں کی ناشکری نہ کرو جو تم پر ہیں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے، فرمایا غربار و مساکین سے محبت رکھنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے فرمایا حق بات کہنا خواہ کڑوی کیوں نہ ہو، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے کچھ اور نصیحت فرما دیجئے، فرمایا اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا خواہ وہ تمہارے ساتھ قطع رحمی کیوں نہ کریں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے فرمایا اللہ تعالےٰ (کے دین) کے معاملہ میں کسی کی ملامت کی پرواہ مت کرنا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول کچھ اور نصیحت فرما دیجئے فرمایا لوگوں کے لئے اسے ہی پسند کرنا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک

میرے سینہ پر مار کر فرمایا اے ابوذر احتیاط و مشتبہات سے بچنے کی طرح کوئی عقل و تدبر نہیں اور حسن اخلاق کی طرح کوئی حسب و شرف نہیں۔

(ش) تقویٰ دین کی بنیاد ہے اس کی وجہ سے انسان بے شمار گناہوں نافرمانیوں اور حکم عدولیوں سے بچتا ہے، ایسا شخص کھلم کھلا بھی اور چوری چھپے بھی دونوں حالتوں میں خدائے ذوالجلال کے احکامات کی پابندی کرتا ہے اسی لئے اسے اساس و جڑ قرار دیا گیا۔

قرآن کریم اللہ جل شانہ کا کلام ہے اس کو پڑھنا ذاتِ باری تعالےٰ سے ہمکلام ہونا ہے اس کی تلاوت اللہ تعالےٰ کا مقرب بناتی اور دونوں جہان کی کامیابی کی ضمانت اور سرخروئی کی گارنٹی ہے۔

اللہ جل شانہ کے ذکر سے دلوں کو طمانیت اور سکون نصیب ہوتا ہے، غفلت دور ہوتی ہے، معاملات آسان ہوتے ہیں، دل کی سیاہی دھلتی ہے، قلب میں رقت پیدا ہوتی ہے، آسمان و زمین میں انسان کا نام روشن کرنے کا ذریعہ ہے۔

جہاد اعلاءِ کلمۃ اللہ کا ذریعہ، دین کی سربلندی کا راز اور امتِ محمدیہ کے لئے رہبانیت اور لوگوں سے انقطاع کا ذریعہ ہے کہ اس میں مشغول ہو کر انسان دنیا والوں سے منقطع ہو جاتا ہے، اپنے تن من دھن کو اللہ جل شانہ کے راستے میں قربان کرنے کے لئے سربکف پھرتا ہے۔

زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیئے، یہ غفلت کی علامت ہے اس سے دل مردہ اور چہرہ کی رونق ختم ہو جاتی ہے، مومن گناہوں پر پکڑ کے خوف

اور باز پرس کے ڈر سے مغموم اور متفکر رہتا ہے وہ منہ پھاڑ کر دانت نکال کر کس طرح ہنس سکتا ہے۔

خاموشی بڑی نعمت ہے اس کی وجہ سے انسان بہت سی برائیوں غیبت، بہتان، تہمت اور لایعنی میں مشغول ہو کر گناہوں کا بوجھ لادھنے اور نیکیاں برباد کرنے سے محفوظ رہتا ہے اس لئے ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہیئے، کام کی بات کیجئے ورنہ خاموش رہیئے، ایک چپ ہزار بلا ٹالتی ہے، شیطان کو ورغلانے کا موقعہ دینے سے باز رکھتی ہے، اسے ذلیل ورسوا کرکے دھتکار دیتی ہے، نیکیوں اور عبادت کے لئے معاون بنتی ہے انسان کو اپنے گناہوں اور نافرمانیوں کے بارے میں غور کرنے کا موقع ملتا ہے جو توبہ واستغفار کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

دینی معاملات میں ہمیشہ اپنے سے برتر کو دیکھنا چاہیئے تاکہ عبادات ونیکیوں کا شوق پیدا ہو اور اس کی عبادت ومجاہدہ کو دیکھ کر خود بھی ویسا بننے کی کوشش کرے اور دنیاوی امور میں اپنے سے کمتر کو دیکھیئے تاکہ عبرت ہو اور اللہ تعالےٰ نے جو کچھ دیا ہے اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملے ورنہ اگر دنیاوی معاملات میں اپنے سے برتر کو دیکھا تو ناشکری اور اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحقیر کی کیفیت پیدا ہو گی جو بری بات اور تباہی کا ذریعہ ہے۔

غرباء ومساکین کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی عادت ڈالئے تاکہ تواضع اور عاجزی پیدا ہو اور ان کی خستہ حالی دیکھ کر حاصل شدہ نعمتوں پر

شکر کی توفیق ملے۔

ہمیشہ حق بات کہیئے چاہے وہ کسی کو اچھی لگی یا بری، آپ اس بات کے مسئول ہیں کہ اپنے فریضہ کو ادا کریں۔ قرابت داروں کے حق کو ادا کیجئے، صلہ رحمی کیجئے، دوسرے خواہ کچھ کریں آپ قطع رحمی سے بچئے جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔ دین کی بات کہنے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ مت کیجئے۔ آپ کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، آخرت بگڑنے سے بچائیے۔ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کیجئے، وہ بھی آپ کے بھائی ہیں، مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرتا ہے۔

حسنِ تدبیر سے کام لینا سب سے بڑی عقلمندی ہے لہٰذا اس کا دامن مت چھوڑیئے، احتیاط سے کام لیجئے اور مشتبہات سے بچئے اس کی وجہ سے آپ میں تقویٰ اور ورع پیدا ہوگا اور اخلاق حسنہ اختیار کیجئے یہ سب سے بڑا اعزاز اور سب سے بڑی عزت ہے۔

حسنِ اخلاق

(۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اپنے حسنِ اخلاق کے ذریعہ روزہ رکھنے اور رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے اور انسان جابر و ظالم لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ وہ اپنے گھر والوں کے علاوہ کسی اور کا مالک نہیں ہوتا۔

(ش) حسن اخلاق کو اللہ جل شانہ پسند فرماتے ہیں اور اس پر انسان کو اتنا عظیم اجر عطا فرماتے ہیں جس کے ذریعہ انسان اس شخص کا درجہ پالیتا ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہو اور رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہو اس کے برخلاف ظلم و زیادتی کی وجہ سے اسے اللہ جل شانہ کے یہاں ظالم وجابر لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ اس کا تعلق اپنے اہل و عیال کے سوا کسی سے نہیں ہوتا، ان پر ظلم کی وجہ سے اسے ظالم لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے رات بھر عبادت کرنے والے اور دن بھر روزہ رکھ کر بھوکا پیاسا رہنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔

(۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میزانِ عدل میں حسنِ اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں۔

(ش) انسان کو اپنے ہر ہر عمل پر اجر ملتا ہے، لوگوں سے اچھا برتاؤ کرنا اور ان کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنے کی ترغیب دی گئی ہے، اس پر اتنا اجر ملتا ہے جو کسی اور چیز پر نہیں ملتا۔

(۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتلاؤں جو تم میں سب سے بہتر ہیں؟ عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا وہ جو تم میں سب سے اچھے اخلاق کے مالک ہوں۔

(٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز تم میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک اور نرم مزاج ہوں، ایسے لوگ جو دوسروں سے مانوس ہوتے ہیں اور دوسرے ان سے، اور مجھے تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور قیامت کے روز مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بک بک کرنے والے، منہ پھاڑ پھاڑ کر بولنے والے ہوں گے۔

(ش) انسان کو نرم مزاج، خوش اخلاق اور ملنسار ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچا سکے، لوگ اس سے مستفید ہو سکیں، درشت مزاج اور بداخلاق ہونا بری بات ہے، یہ تکبر کی علامت ہے جسے اللہ تعالےٰ پسند نہیں فرماتے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کو پسند نہ فرماتے تھے، خوش اخلاق و نرم مزاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب و مقرب ہوں گے، فضول بک بک لغو اور زیادہ بولنے سے بچنا چاہیئے، اپنی بڑائی کا سکہ جمانے اور فصاحت و بلاغت کے اظہار کے لئے منہ پھاڑ پھاڑ کر نہ بولئے یہ متکبروں کی عادت ہے ایسا شخص اللہ تعالےٰ کو قطعاً پسند نہیں۔

(٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں میں نے اپنے علم و معرفت کے مطابق بندوں کو پیدا کیا ہے، لہٰذا میں جس سے بھلائی کا

ارادہ کرتا ہوں اسے اچھے اخلاق کا مالک بناتا ہوں اور جس سے برائی کا ارادہ کرتا ہوں اسے بد اخلاق بنا دیتا ہوں۔

(ش) انسان کو توبہ و استغفار کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے، انسان کا اپنا کوئی کمال نہیں یہ سب اللہ جل شانہ کا فضل و احسان ہے جسے جیسا چاہتے ہیں بنا دیتے ہیں۔

(۸) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو۔

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے کامل ترین مؤمن وہ ہے جو ان میں سب سے بہتر اخلاق والا ہو۔

(۱۰) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے جسم اور اخلاق کو اچھا بنائیں پھر اسے دوزخ میں ڈال دیں۔

(ش) حسنِ صورت اور حسنِ سیرت و اخلاق اچھائی کی علامت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ انعام بھی فرمائیں اور جہنم رسید بھی کریں ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۱۱) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح

دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔

(ش) اچھے اخلاق کی وجہ سے اجر و ثواب ملتا اور گناہ معاف ہوتے ہیں جس طرح گرمی اور دھوپ کی تمازت سے برف پگھلتی ہے۔

(۱۲) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں کو سب سے بہتر چیز کیا دی گئی ہے؟ فرمایا حسنِ اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔

(۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور برائی کے بعد اچھا کر لینا تم اس کے ذریعہ اس برائی کو مٹا دو گے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔

(ش) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہر خیر کی کنجی ہے، اگر بشری تقاضے اور انسانیت کے ناطے کوئی گناہ ہو جائے تو توبہ و استغفار کے ذریعہ اس کی تلافی کے لئے نیکی اور اچھائی کر کے اسے ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

نرمی، خوش اخلاقی اور تواضع کی فضیلت

(۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتلاؤں جس پر دوزخ حرام ہے؟ ہر وہ شخص جو نرم مزاج، شریف الطبع، خوش اخلاق اور میل جول رکھنے والا ہو۔

(ش) نرم مزاجی، خوش اخلاقی، لوگوں کے ساتھ میل جول، ان کے کام کاج کرنا ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا، ہمدردی کرنا اور ان کا ہاتھ بٹانا اتنا عظیم اجر دلاتا ہے کہ جس کی وجہ سے انسان جنت کا مستحق بن جاتا ہے اور دوزخ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

(۱۵) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ہلکا پھلکا ہوتا ہے، تم اسے نرم مزاجی کی وجہ سے احمق سمجھو گے۔

(ش) مومن اللہ تعالیٰ کے خوف و ڈر اور اپنی بے حقیقتی کو سامنے رکھنے کی وجہ سے متواضع اور منکسر المزاج ہوتا ہے جو لوگ حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہیں وہ اسے بزدل اور احمق سمجھتے ہیں جو خود ان کی حماقت کی علامت اور بے وقوفی کی دلیل ہے۔

(۱۶) حضرت عرباض بن ساریہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کی ناک میں مہار پڑی ہو اگر اسے آگے سے پکڑ کر لے جایا جائے تو وہ فرمانبرداری کرتا ہے اور اگر اسے پیچھے سے ہنکایا جائے تو وہ بلاکسی چوں و چرا آگے چل پڑتا ہے اور اگر اسے کسی چٹان پر بٹھایا جائے تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔

(ش) مومن اپنے آپ کو احکاماتِ الٰہیہ کا پابند سمجھتا ہے، وہ نہایت خوش اخلاق اور متواضع ہوتا ہے، وہ مہار زدہ اونٹ کی طرح ہوتا ہے وہ

بدمزاج، بداخلاق اور متکبر نہیں ہوتا وہ ہر چھوٹے بڑے کی جائز بات مانتا ہے وہ ہر ایک کی خدمت کے لئے پیش پیش ہوتا ہے۔

(۱۷) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مبارک باد ہو اس شخص کے لئے جو ذلت کے بغیر متواضع بنا اور خوشخبری ہو اس کے لئے جو سمجھداروں علماء اور فقہاء کے ساتھ رہا اور گناہگاروں اور بدکرداروں سے بچا اور مبارکباد ہو اس شخص کے لئے جو ضرورت سے زیادہ مال کو راہِ خدا میں خرچ کرے اور فالتو باتیں کرنے سے بچے اور اچھائی ہو اس شخص کے لئے جس کے لئے میری سنت کافی ہو جائے اور وہ اسے چھوڑ کر بدعتوں میں نہ لگے۔

(ش) مسلمان کو ذلت کے مواقع سے بچنا چاہیئے بلاوجہ اپنے آپ کو ذلیل نہیں کرنا چاہیئے لیکن متکبر بھی نہیں بننا چاہیئے، تواضع کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے، علماء، فقہاء، سمجھداروں کے ساتھ بیٹھنا باعثِ خیر ہے، کمینوں، ذلیلوں اور گناہگاروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا باعث ہلاکت ہے۔ ضرورت سے زائد مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ذخیرہ آخرت بنائیے، فضول باتوں سے بچیئے تاکہ نیکیاں برباد اور گناہ لازم نہ ہوں، لایعنی سے بچئے اس کے بجائے اپنی زبان کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھیئے، اگر آپ یہ چاہتے ہوں کہ بدعات ورسومات سے بچیں تو سنتِ نبوی کو مضبوطی سے تھامئے بدعات سے بچ جائیں گے۔

لوگوں سے خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ ملنا

(۱۸) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے مال و دولت سے سب لوگوں کے لئے کفایت نہیں کر سکتے البتہ تمہیں یہ چاہیئے کہ تم حسنِ اخلاق اور خندہ پیشانی کے ذریعہ سب کے لئے کافی ہو جاؤ۔

(ش) کسی انسان کی دولت تمام مخلوق کے لئے کافی نہیں ہو سکتی، اس کے ذریعہ انسان سب کو خوش نہیں کر سکتا، جتنے پیسے خرچ کرے گا اس کے یہاں کمی آتی جائے گی لیکن خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی ایسی ہے جس کی وجہ سے نہ انسان کے سرمایہ میں کمی آتی ہے نہ اس کے ختم ہونے کا ڈر ہوتا ہے البتہ اس سے ہر ایک کا دل خوش ہو جاتا ہے۔

(۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے ڈول سے اپنے مسلمان بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو اور یہ کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔

(ش) خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے دوسرے کو خوشی ہوتی ہے اور مسلمان کو خوش کرنا بھی باعث اجر و ثواب ہے، اس پر بھی اجر و ثواب ملتا ہے۔ سبحان اللہ اللہ جل شانہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ گرہ سے کچھ نہ گیا اور بیٹھے بٹھائے ان کو اتنا عظیم اجر عطا فرما دیا، اسی طرح کسی کے ساتھ ذرا سا احسان

کرنا بھی باعث اجر وثواب ہے۔

خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملنے کی فضیلت

(۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا اپنے بھائی کے ڈول میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملنا صدقہ ہے اور بھول بھلیوں والی جگہ میں صحیح راستہ بتانا صدقہ ہے۔

(ش) جس طرح صدقہ وخیرات کے ذریعہ انسان دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے اس طرح گناہ ونافرمانی سے روک کر اور اچھی باتوں کا حکم دے کر بھی اپنے مسلمان بھائی کی اعانت ہوتی ہے، اس کے ذریعہ اسے فائدہ پہنچا کر یہ شخص صدقہ کا اجر حاصل کرتا ہے، ترشروئی سے ملنے کی وجہ سے دوسرا آدمی غمگین ہوتا ہے یا وہ سوچے گا کہ آپ نہ معلوم اس سے کیوں ناراض ہیں اس کی وجہ سے وہ بے چین ہوگا، کسی کی بے چینی اور پریشانی دور کرنا بھی صدقہ کا اجر دلاتا ہے، آپ کی خندہ پیشانی اور مسکراہٹ اس کے یہ تمام وسوسے وافکار دور کر دے گی، اگر کسی شخص کو راستہ معلوم نہیں اور وہ بھٹک رہا ہے اسے راہ راست بتا کر آپ نیکی کا کام کرتے اور صدقہ کے اجر وثواب کے مستحق بنتے ہیں۔

(۲۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ جب

کوئی حدیث بیان کرتے تو مسکراتے جاتے، میں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی حدیث بیان کرتے اور بات کرتے دیکھا مسکراتے ہی دیکھا۔

(ش) متکبرین ناک بھوں چڑھا کر بات کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تواضع کو اختیار کیا اور امت کے لئے اسے پسند کیا اور انہیں اس کی قولی و عملی ترغیب دی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو خندہ پیشانی سے فرماتے تھے۔

(۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو میں کہتا تھا کہ آپ کسی قوم کو ڈرائیں گے پھر جب آپ سے وہ کیفیت دور ہو جاتی تو آپ تمام لوگوں سے زیادہ مسکرانے اور سب سے اچھے اخلاق والے ہوتے تھے۔

(ش) وحی کے نزول کے وقت آپ پر نہایت بوجھ اور گرانی ہوتی تھی، روایت میں آتا ہے کہ سخت سردی کے موسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسینہ پسینہ ہو جایا کرتے تھے، اس کے جلال کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نہایت غصہ میں ہیں، جب یہ کیفیت ختم ہوتی تو پھر حسب معمول آپ خندہ پیشانی اور مسکراہٹ کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔

نرمی، بردباری اور تحمل کی فضیلت

(۲۳) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ بڑے نرم ہیں اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے۔

(۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔

(۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے مزین وآراستہ بنادیتی ہے۔

(۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ جب کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا قصد فرماتے ہیں تو ان میں نرمی پیدا فرمادیتے ہیں۔

(ش) نرمی بڑی اچھی اور مبارک چیز ہے، سخت گیر اور ترش رو مت بنیئے، بلا ضرورت قطعاً سختی نہ کیجئے، اللہ جل شانہ کو نرمی پسند ہے اللہ تعالیٰ خود بھی اسے اختیار فرماتے ہیں اور اس پر وہ اجر وثواب عطا فرماتے ہیں جو اور کسی چیز پر عطا نہیں فرماتے، نرمی کامیابی اور سرخروئی کا ذریعہ ہے اور بلا وجہ سختی نقصان کا باعث بنتی ہے۔

(۲۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحمل مزاجی اللہ جل شانہ کی طرف سے ملتی ہے اور جلد بازی شیطانی اثر ہے۔

(ش) تحمل مزاجی، بردباری اور سوچ بچار سے کام کرنا اللہ جل شانہ کا فضل عظیم ہے، اسے اختیار کرنا چاہیئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بننا چاہیئے

جلد بازی سے بچئے اس سے بہت نقصان ہوتا ہے، شیطان انسان کو نقصان پہنچانے کے لئے اسے جلد بازی پر مجبور کرتا اور ابھارتا ہے۔

(۲۸) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین انسان کے لئے باعثِ اکرام اور اس کی مروت اس کی عقل اور اس کا حسب نسب اس کے اخلاق ہیں۔

(ش) دین، اس پر عمل اور اس پر ثابت قدمی اصل کرم و شرافت ہے، اور عقل و سمجھ ہی اصل مروت ہے اور خوش اخلاقی و بلندیٔ اخلاق ذریعہ عزت و فخر ہے۔

(۲۹) حضرت اشج عصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ جل شانہ پسند فرماتے ہیں، حلم و بردباری اور تحمل مزاجی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کیا میں زبردستی ایسا بننے کی کوشش کرتا ہوں یا اللہ جل شانہ نے انہیں مجھ میں پیدا فرمایا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالےٰ نے یہ دونوں چیزیں تم میں فطری طور پر رکھی ہیں، میں نے عرض کیا، تمام تعریفیں اس ذات وحدہٗ لاشریک لہٗ کے لئے ہیں جس نے مجھ میں ایسی خصلتیں پیدا فرمائیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

(ش) انسان میں اگر یہ دونوں نعمتیں خداداد ہوں تو اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے ورنہ انہیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

(۳۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا جس شخص میں ان تین چیزوں میں سے ایک بھی نہ پائی جائے اسے اپنے اعمال میں سے کسی عمل کو کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہیئے، جس شخص میں ایسا تقویٰ نہ ہو جو اسے حرام اشیاء سے روک دے، یا ایسا حلم نہ ہو جو اسے گمراہی سے باز رکھے یا ایسے اخلاقِ حسنہ نہ ہوں جن کے ذریعہ وہ لوگوں کے ساتھ رہ سکے۔

(ش) واقعی جو شخص ان سے عاری ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت سے محروم اور اس کے فضل سے خالی ہاتھ اور سخت ابتلاء و آزمائش میں ہے اسے توبہ استغفار کرنا چاہیئے اور ان اوصافِ حسنہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

صبر وسخاوت کی فضیلت

(۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ایمان صبر وسخاوت کا نام ہے۔

(ش) ایمان مصائب پر صبر کرنے اور وسعت میں جود وسخا کا حکم اور بے صبری اور بخل سے منع کرتا ہے، بخل ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔

(۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے ملتا ہو وہ اسے ایذاء پہنچاتے ہوں وہ ان کی ایذاء پر صبر کرتا ہو وہ اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھے اور ان کی ایذاء رسانی پر صبر نہ کرے۔

(ش) لوگوں سے میل جول رکھنے کی وجہ سے انسان ان میں دین کا

کام کر سکتا ہے، ان کی اصلاح کا فریضہ ادا کر سکتا ہے اس سلسلہ میں باتیں بھی سننا پڑتی ہیں، مصائب بھی برداشت کرنا پڑتے ہیں، ان پر صبر کرنا ایمان کی علامت اور سچا مسلمان ہونے کی دلیل ہے، مومن اللہ جل شانہ پر ایمان رکھتا اور اس سے اجر و ثواب کا امید وار بنتا ہے۔

(۳۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معراج میں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک شخص کو گناہ کرتے دیکھ کر اس کے لئے بد دعا کی، وہ ہلاک کر دیا گیا، پھر انہوں نے ایک شخص کو ایک گناہ میں لگے دیکھ کر اس کے لئے بد دعا دی تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے ابراہیم میرے بندوں میں سے جو شخص میری نافرمانی کرتا ہے اسے سزا دینے سے تین میں سے ایک بات مجھے روکتی ہے یا وہ توبہ کر لے تو میں اس کی توبہ قبول کر کے اسے معاف فرما دیتا ہوں یا وہ مجھ سے مغفرت کا طالب بنتا ہے اور میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں یا اس لئے کہ اس کی پشت سے ایسا شخص پیدا ہونے والا ہوتا ہے جو میری عبادت کرے گا، اے ابراہیم کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میرے ناموں میں سے ایک نام صبور (بہت صبر کرنے والا) بھی ہے؟!

(ش) واقعی اگر اللہ جل شانہ بندوں کے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ نہ فرماتے تو روئے زمین پر انسان کا چلنا پھرنا اور زندہ رہنا مشکل ہو جاتا،

انسان بار بار گناہ کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالےٰ توبہ قبول فرما لیتے ہیں گناہوں کی مغفرت کا طالب بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں ۔

(۴۴) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ سے زیادہ کوئی اس ایذاء پر صبر نہیں کرتا جسے اللہ تعالےٰ سنتے ہیں، لوگ اللہ تعالےٰ کا بیٹا گردانتے ہیں لیکن وہ پھر بھی انہیں صحت وعافیت دیتا ہے اور رزق بھی۔

(ش) اللہ جل شانہ کے اخلاق کو اپنانا چاہیئے ۔جس طرح اللہ جل شانہ باوجود قدرت کے عفو ودرگذر سے کام لیتے ہیں، سزا دینے کی پوری طاقت وقوت ہونے کے باوجود عافیت سے رکھنا رزق دیتے رہنا شانِ صبوری ہے انسانوں کو بھی اس کا عادی بننے کی کوشش کرنا چاہیئے ۔

(۴۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جب کسی (مسلمان) بھائی کو کسی گناہ میں لگے دیکھو تو شیطان کو اس کا مددگار بننے میں اس کے معاون نہ ہو کہ تم یوں کہو اللہ تعالےٰ اسے ذلیل ورسوا کرے، اللہ تعالےٰ اسے نامراد کرے، یوں نہیں بلکہ یوں کہو اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی مغفرت فرمائے ۔

(ش) عام طور سے لوگ گناہ گار کو دیکھ کر اسے حقیر سمجھتے ہیں اسے برا بھلا کہتے ہیں اس پر لعن طعن کرتے ہیں حالانکہ وہ قابل رحم ہے ناسمجھ ہے اس کو بُرا بھلا کہہ کر شیطان کو اس کا معاون نہیں بنانا چاہیئے، وہ اس طرح

کی باتیں سن کر مایوس ہوگا اور ہوسکتا ہے دین سے بیزاری کا جملہ بول کر کافر بن جائے ایسا نہ کرنا ورنہ تم گناہگار ہوگے، تم خبر کا ذریعہ بنو اصلاح کر دلیکن طریقہ سے۔

غصّہ کے موقعہ پر اپنے کو قابو میں رکھنے کی فضیلت

(۳۶) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑ دے، پوچھا اے اللہ کے رسول پہلوان کون ہے؟ فرمایا وہ جو غصہ کے موقعہ پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو پتھر اٹھا رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ایک پتھر ہے جسے زمانۂ جاہلیت میں ہم پہلوانوں کا پتھر کہا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بڑا پہلوان نہ بتاؤں؟ (وہ شخص سب سے بڑا بہادر ہے) جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(۳۸) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے کیا چیز بچائے گی؟ فرمایا غصہ مت ہونا۔

(۳۹) حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے فرمایا تورات میں لکھا ہے تم غصہ کے وقت مجھے یاد رکھو میں غصہ کے وقت تمہیں یاد رکھوں گا اور جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرنا اس لئے کہ میرا تمہاری مدد و نصرت کرنا اس سے بہتر ہے کہ تم خود اپنی مدد کرو، تم اپنے ہاتھوں کو حرکت دینا میں تمہارے لئے رزق کا دروازہ کھول دوں گا۔

(ش) غصہ بہت بری چیز ہے، بڑائی اور تکبر انسان کو غصہ پر ابھارتا ہے، شیطان غصہ کی آگ بھڑکاتا ہے، انسان غصہ میں اندھا بن جاتا ہے اسے خیر و شر کی تمیز نہیں رہتی، ایسے موقعہ پر شیطان کو ذلیل و رسوا کرنا اور اپنے نفس پر قابو پانا سب سے بڑی بہادری ہے۔ اسی لئے ایسے شخص کو بہادر قرار دیا گیا ہے، آپ اگر اللہ جل شانہ کی رضاء کے لئے اپنے غصہ کو پی جائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے۔ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کی مدد انسان کے لئے ہر چیز سے بہتر ہے۔

اللہ جل شانہ بلا جد و جہد بھی عطا فرما سکتے ہیں لیکن چونکہ دنیا دارالاسباب ہے اس لئے اس میں ہر چیز کو اسباب کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے آپ اسباب اختیار کرنے کے مکلف ہیں اس میں برکت اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔

رحم اور رقتِ قلب کی فضیلت

(۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللہ جل شانہ رحم کرنے والے ہی کو رحم کی دولت سے نوازتے ہیں، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں سے ہر شخص ہی رحم کھانے والا ہے، فرمایا رحم کھانے والا وہ نہیں ہے جو صرف اپنے اور اپنے اہل و عیال پر رحم کھائے اصل رحم کھانے والا وہ شخص ہے جو تمام مسلمانوں پر رحم کھائے۔

(ش) اپنے اور اپنے بیوی بچوں اور اہل و عیال پر سب ہی رحم کھاتے ہیں یہ رحم نہیں، اصل رحم یہ ہے کہ غیروں پر رحم کھاؤ، ہر شخص کے ساتھ رحم سے پیش آؤ تاکہ اجر عظیم کے مستحق ہو۔

(۴۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اگر میری رحمت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کھاؤ۔

(۴۲) حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی اپنے ان بندوں پر رحم کھاتے ہیں جو رحم کھانے والے ہیں۔

(۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کھاتا اللہ تعالٰی بھی اس پر رحم نہیں کھاتے۔

(۴۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رحم نہیں کھاتا اس پر رحم نہیں کھایا جاتا اور جو دوسروں کو معاف نہیں کرتا اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

۴۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص زمین پر بسنے والوں پر رحم نہیں کھاتا اس پر آسمان والے رحم نہیں کھائیں گے۔

۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم زمین والوں پر رحم کھاؤ آسمان والا تم پر رحم کھائے گا۔

۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے: تم رحم کھایا کرو تم پر رحم کھایا جائے گا، تم معاف کر دیا کرو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی۔

(ش) اگر اللہ جل شانہ کی رحمت کا مستحق بننا ہے، اس کی رحمت کے طلبگار ہیں تو مخلوق پر رحم کھائیے اللہ جل شانہ آپ پر رحم کھائیں گے، آپ اس کی مخلوق پر رحم کھانے کی وجہ سے اس کی رحمت اپنے لئے واجب کرالیں گے۔

۴۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی ضرورت سے آئیں لیکن انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کوئی جگہ نہیں ملی۔ ایک صاحب ان کے لئے کھڑے ہو گئے وہ وہاں بیٹھ گئیں اور اپنی ضرورت پوری کرلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب سے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کیا مجھے اس عورت پر رحم آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

(۴۹) حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں بکری ذبح کرنے کے لئے لیتا ہوں مجھے اس پر بھی رحم آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم بکری پر بھی رحم کھاؤ گے تو بھی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کھائے گا۔

(ش) ہر مخلوق قابل رحم ہے اسی لئے حدیث میں جانوروں کو ذبح کرتے وقت چھری تیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ جانور کو بھی زیادہ تکلیف نہ ہو، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کھاتا ہے جو اس کی مخلوق پر رحم کھاتے ہیں اس لئے اپنے فائدہ کے لئے مخلوق پر رحم کھایئے۔

غصّہ پینے کی فضیلت

(۵۰) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ایسی حالت میں غصہ پیا جب وہ بدلہ لینے پر قادر ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کرنے کا اختیار دیں گے۔

(۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بندے نے غصّہ کے اس گھونٹ سے زیادہ بہتر کوئی گھونٹ نہیں پیا جسے وہ اللہ جل شانہ کی رضا کی خاطر پی جائے۔

(ش) غصّہ دبانا اور باوجود قدرت کے انتقام نہ لینا ہر شخص کے بس

کی بات نہیں، نفس انسان کو تکبر میں مبتلا کرتا اور بدلہ لینے پر ابھارتا ہے جو شخص اللہ جل شانہ کی خاطر غصہ پی لے اور اس کو راضی کرنے کے لئے انتقام نہ لے وہ بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہے۔

(۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت کے پاس سے گذرے جو کشتی کر رہے تھے، آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہو رہا ہے، عرض کیا اے اللہ کے رسول فلاں شخص بڑا طاقتور ہے جو شخص بھی اس کے مدمقابل آتا ہے وہ اسے پچھاڑ دیتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتلاؤں جو اس سے زیادہ طاقت ور ہے؟ وہ شخص جس پر کسی شخص نے ظلم کیا ہو اور وہ غصہ پی کر اپنے ساتھی اور اپنے ساتھی کے شیطان پر غالب آگیا ہو۔

(ش) شیطان انسان کو تباہ کرنا چاہتا ہے یہ شخص غصہ پی کر اپنے نفس و شیطان دونوں پر غالب آگیا اس نے اپنے اور اپنے ساتھی کے شیطان کو بھی ذلیل کر دیا اور اپنے نفس پر بھی قابو رکھا۔

(۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس سے بھی عاجز ہے کہ ابوضمضم کی طرح بن جاؤ؟ عرض کیا ابوضمضم کون ہیں؟ فرمایا ایک صاحب ہیں جو ہر صبح یہ کہا کرتے تھے اے اللہ میں نے اپنے نفس اور عزت و آبرو کو ہبہ کر دیا ہے لہٰذا اگر کوئی انہیں برا بھلا کہتا تو یہ اسے برا بھلا نہ کہتے اور

ظلم کرنے والے پر ظلم نہ کرتے اور مارنے والے کو مارتے نہ تھے۔

(۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت

«وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ» اور غصہ کو پی جانے والے۔

کے بارے میں مروی ہے کہ کوئی شخص تمہیں زبان سے برا بھلا کہے تم اس کو جواب دے سکتے ہو لیکن اپنے غصہ کو پی کر اسے کوئی جواب نہ دو۔

(ش) واقعی غصہ پینا بڑی بات ہے ایسا وہی شخص کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کے وعدہ کئے ہوئے اجر پر یقین کامل رکھتا ہو۔

عفو و درگذر کی فضیلت

(۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندے حساب کتاب کے لئے کھڑے ہوں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا ایسا شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ جل شانہ کے ذمے ہو اور وہ جنت میں داخل ہو جائے، پھر دوبارہ آواز دے گا ایسا شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو، کہا جائے گا کہ ایسا شخص کون ہے جس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے؟ وہ کہے گا وہ لوگ جو لوگوں سے عفو و درگذر کیا کرتے تھے، چنانچہ اس طرح کے کام کرنے والے کھڑے ہو جائیں گے اور بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(ش) عفو و درگذر بڑی نیکی ہے، اللہ جل شانہ ایسے لوگوں کو بلا حساب

جنت میں داخل فرمائیں گے اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے معاف کرنے کی عادت ڈالیئے اور اس عظیم اجر و ثواب کے مستحق بنیئے۔

(۵۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: اے عقبہ کیا میں تمہیں دنیا و آخرت والوں کے افضل ترین اخلاق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں (ضرور بتائیے) فرمایا تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے اور جو تمہیں نہ دے تم اسے دو اور جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو۔

(۵۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ اس کی عمارت بلند و بالا اور اس کے درجات بلند ہوں تو اسے اس شخص کو معاف کرنا چاہیئے جو اس پر ظلم کرے اور اسے دے جو اسے نہ دے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے جو اس کے ساتھ قطع رحمی کرے۔

(۵۸) حضرت ابو عبداللہ جدلی نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نہ فحش گو تھے نہ زبردستی فحش گو بنتے تھے نہ بازار میں شور مچانے والے تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کیا کرتے تھے۔

۵۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے کبھی کسی کو نہ مارا مگر یہ کہ اللہ تعالٰی کے راستے (جہاد) میں کسی کو ماریں اور آپ نے اپنی ذات کے بارے میں کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ جل شانہ کی کسی ممنوع چیز کا ارتکاب ہو تو اللہ تعالٰی کی وجہ سے انتقام لیں اور آپ سے کوئی چیز مانگی نہیں گئی اور پھر یہ کہ آپ نے اس سے منع کیا ہو مگر یہ کہ وہ گناہ کی ہو تو آپ اس سے سب سے زیادہ دور ہوتے تھے اور آپ کو کسی دو معاملوں میں اختیار نہیں دیا گیا مگر یہ کہ آپ نے ان میں سے آسان ترین کو پسند فرمایا۔

۶۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی نادم کی لغزشں سے درگذر سے کام لیا قیامت کے روز اللہ جل شانہ اس کی لغزشوں کو معاف فرمادیں گے۔

(ش) دنیا میں کون ایسا ہے جس سے غلطیاں اور گناہ نہ ہوتے ہوں ہر شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، ہر شخص اللہ تعالٰی کے عفو و درگذر کا محتاج ہے اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلئے، دین کے بارے میں مداہنت نہ کیجئے، ذات کے سلسلہ میں بدلہ نہ لیجئے۔

۶۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صاحب حیثیت لوگوں کی غلطیوں اور لغزشوں سے درگذر کر دیا کرو جب تک وہ حد کی سزا تک نہ پہنچ جائیں۔

(ش) اگر کسی عہدہ دار یا ذمہ دار سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اسے اچھالنا نہیں چاہیئے وہ بھی آپ کی طرح انسان ہے اس سے درگذر کیجئے، ہاں اگر وہ کسی ایسے گناہ میں گرفتار ہو جائے جس پہ حد آتی ہو تو اس سلسلہ میں چشم پوشی نہیں کی جائے گی۔

(۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بامروت آدمی جب تک ٹھیک رہے اس وقت تک اس کو عقوبت و سزا دینے سے دور رہا کرو۔

(۶۳) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ کبھی مال کو کم نہیں کرتا اور عفو و درگذر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ انسان کی عزت بڑھاتے ہیں اور کوئی بھی شخص اللہ تعالے کے لئے تواضع اختیار نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کے ذریعہ اللہ جل شانہ اسے عزت و رفعت عطا فرماتے ہیں۔

(۶۴) حضرت مردان بن جناح نے فرمایا جو شخص اپنے ساتھ برائی کرنے والے کے ساتھ عفو و درگذر کرتا ہو وہی شخص وہ ہے جس کی وجہ سے دنیا قائم ہے۔

(۶۵) حضرت یونس بن میسرۃ بن حلبس نے فرمایا کامیابی ہے اس شخص کے لئے جو ایسی جگہ حق کو پورا پورا ادا کرے جہاں لوگ اسے نہ جانتے ہوں، اللہ تعالےٰ اسے اپنی رضا و خوشنودی عطا فرمائیں گے، یہ ایک ایسے زمانے میں ہوگا جس میں ہر وہ شخص نجات پائے گا جو

شہرت سے دور اور گمنام ہو، ان کے دل تاریکی کے چراغ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیں گے اور انہیں ہر غبار آلود اور تاریک جگہ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

(ش) عفو و درگذر بظاہر ذلت کی چیز نظر آتی ہے لیکن درحقیقت اس سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہوتی ہے، بندوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، ایسے لوگوں کی وجہ سے دنیا قائم ہے، یہ حضرات روشنی کے چراغ اور ہدایت کے نور ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عذاب قبر اور جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے۔

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی

(۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کس کے ساتھ؟ فرمایا اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ وحکام اور عامۃ المسلمین کے ساتھ۔

(۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں، وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں خواہ ان کے گھر کتنے ہی دور کیوں نہ ہوں اور منافق ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں چاہے ان کے مکانات ایک دوسرے کے قریب کیوں نہ ہوں۔

(ش) دین اسلام مسلمان کو مسلمان کا بھائی قرار دیتا ہے، وہ ہر حالت میں اپنے بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے، وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار ومددگار چھوڑتا ہے، نہ دشمن کے حوالے کرتا ہے، مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے اگر ایک عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس کے ساتھ درد اور بخار میں شریک ہوتا ہے۔

(۶۸) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی نے فرمایا اگر میں اس مسجد میں جاؤں اور وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہو اور مجھ سے یہ پوچھا جائے کہ ان میں سب سے بہتر کون ہے؟ تو میں اس پوچھنے والے سے یہ دریافت کروں گا کیا تم یہ جانتے ہو کہ ان کے ساتھ سب سے زیادہ خیر خواہی کرنے والا کون ہے؟ اگر وہ یہ بتلادے تو میں کہتا ہوں کہ وہی ان سب میں سب سے بہتر ہے اور میں یہ پہچان لوں گا کہ ان میں سب سے زیادہ کھوٹ رکھنے والا ہے وہ ان میں کا سب سے بدترین شخص ہے، البتہ میں ان میں سے بہتر کے بارے میں خوف زدہ اور ان میں سے بدتر کے لئے پر امید رہتا ہوں اسنت یہی ہے۔

(۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں بن سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(۷۰) حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے افضل ایمان کے بارے میں دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا افضل ترین ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو، اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھو اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو، عرض کیا اے اللہ کے رسول پھر کیا؟ فرمایا تم لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے وہی ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اور اچھی بات کرو یا خاموش رہو۔

(ش) مومن حق گو اور خیر خواہ ہوتا ہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرتا ہے وہ منافق یا دروغ گو نہیں ہوتا۔ اس کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوتی ہے اور بغض و نفرت بھی، اس کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے ہوتا ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ کینہ و حسد نہ رکھنے اور صاف دل ہونے کی فضیلت

(۱۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے ابدال (نیک صالح بندوں کا ایک خاص مقام) جنت میں اعمال کے ذریعہ داخل نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، سخاوتِ نفس اور دل کی صفائی اور تمام مسلمانوں کے ساتھ رحم کھانے کی وجہ سے داخل ہوں گے۔

رش اعبادت سے جنت ملتی ہے اور خدمت سے خدا ملتا ہے، ہمارے گناہ اس قدر ہیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت شاملِ حال نہ ہو دخولِ جنت مشکل ہے، سخاوت بڑی نعمت ہے، سینے کی صفائی اور مسلمانوں پر رحم کھانا بڑی جلدی مقرب بارگاہ بناتا اور جنت کے عالی درجات دلاتا ہے۔

(۷۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے سامنے اس گھاٹی سے ابھی ایک جنتی آدمی نکلے گا، فرمایا اچانک ایک انصاری سامنے آئے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں تھامے ہوئے تھے، انہوں نے سلام کیا، دوسرے روز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی بات فرمائی، پھر وہی صاحب پہلے کی طرح سامنے سے آئے، تیسرے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پہلی بات دہرائی وہی صاحب پھر اپنی پہلی سی ہیئت پر نمودار ہوئے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ان صاحب کے پیچھے ہولئے اور عرض کیا میں نے اپنے والد کے ساتھ جھگڑا کیا اور یہ قسم کھائی ہے کہ تین دن تک ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اگر آپ یہ مناسب سمجھیں کہ تین دن کے لئے مجھے اپنے پاس رہنے کی جگہ عنایت فرما دیں تو ایسا کر لیجئے، ان صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے، حضرت انس نے فرمایا حضرت عبداللہ یہ بیان کیا کرتے تھے کہ

انہوں نے ان صاحب کے ہمراہ تین راتیں گزاریں، انہیں رات کو نفل و تہجد پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، البتہ جب آن کی آنکھ کھلتی اور وہ کروٹ بدلتے تو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر فرماتے یہاں تک کہ فجر کی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے، حضرت عبداللہ نے فرمایا البتہ میں نے انہیں خیر کی بات کرتے ہی سنا، جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو بہت معمولی سا سمجھوں تو میں نے ان سے کہا اے اللہ کے بندے میرے اور میرے والد کے درمیان درحقیقت کوئی ناراضگی یا قطع تعلق نہیں ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ یہ فرماتے سنا تھا کہ ابھی اس گھاٹی سے تمہارے سامنے اہل جنت میں سے ایک آدمی نمودار ہوں گے اور تینوں مرتبہ آپ ہی سامنے آئے اس لئے میں نے یہ چاہا کہ میں آپ کے ساتھ رہوں اور آپ کے اعمال صالحہ دیکھ کر ان میں آپ کی پیروی کروں لیکن میں نے آپ کو کوئی زیادہ بڑے اعمال کرتے نہیں دیکھا، یہ بتلائیے کہ آپ کو اس عظیم درجہ پر کس چیز نے پہنچایا جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے؟ فرمایا میں تو وہی اعمال کرتا ہوں جو تم نے دیکھ لئے، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں ان کے پاس سے پیٹھ پھیر کر واپس ہونے لگا تو انہوں نے مجھے بلایا اور فرمایا اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھ لئے البتہ میں اپنے دل میں کسی مسلمان کی طرف سے کھوٹ نہیں رکھتا نہ اس سے ان نعمتوں پر حسد رکھتا ہوں جو کہ اللہ تعالے نے اسے عطا فرمائی ہیں، حضرت عبداللہ نے فرمایا یہی وہ کام ہیں جنہوں

نے تمہیں اس بلند درجہ پر پہنچایا ہے اور یہی وہ کام ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں۔۔

(ف) ملاحظہ فرمائیے ان صاحب کو اتنا عظیم درجہ کس عمل پر ملا بظاہر وہ بہت مشکل کام ہے لیکن اگر انسان قصد و ارادہ کرے، عزم صادق ہو تو کچھ مشکل نہیں، اپنے دل کو صاف رکھئے، سینہ میں کسی کی طرف سے کھوٹ نہ ہو، کسی کی طرف سے میل نہ آئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جو تقسیم کر دیا اس پر راضی رہے، حسد جیسے مہلک اور تباہ کن مرض میں مبتلا ہونے سے بچیئے، اس کی وجہ سے آپ دوسرے کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے، اپنی نیکیاں برباد کرتے اور اپنی صحت کو تباہ کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ناسمجھی اور بے وقوفی کیا ہوگی۔

(۷۳) حضرت ایاس بن معاویۃ بن قرۃ نے فرمایا ان حضرات کے یہاں افضل ترین شخص وہ تھا جو سب سے زیادہ صاف سینہ اور کم سے کم غیبت کرنے والا ہو۔

(۷۴) حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا میں نے ابن تلیف کو یہ فرماتے سنا کہ یہود کے عالم حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا وہ سونے والا کون ہے جس کی مغفرت کر دی گئی ہو، اور وہ عبادت میں کھڑے رہنے والا کون ہے جس کی عبادت مقبول ہو؟ انہوں نے فرمایا وہ شخص جو رات کو عبادت کرکے اپنے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرے اور وہ سو رہا ہو، اللہ تعالیٰ اس سونے والے کی اس عبادت میں مشغول شخص کی

وجہ سے مغفرت فرما دیں اور اس عبادت میں مشغول رہنے والے کی سونے والے کے لئے خیر خواہی کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں۔

(ش) سبحان اللہ کیا مقام ہے؟ مومن کی یہی شان ہوتی ہے، سچا مسلمان مسلمان کے ساتھ اسی طرح ہمدردی کرکے اسے بھی جہنم سے بچا لیتا ہے اور خود بھی مقرب بارگاہ الٰہی بنتا ہے۔

لوگوں میں صلح کرانے کی فضیلت

(۷۵) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں روزہ نماز اور صدقہ سے زیادہ اعلیٰ درجہ نہ بتلاؤں؟ عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا لوگوں میں صلح صفائی کرانا اور آپ کا لڑائی جھگڑا یہ نیکیوں کو ختم کرنے والی چیز ہے۔

(ش) نماز، روزہ اور صدقہ سے انسان اپنی آخرت بناتا اور ذاتی فائدہ اٹھاتا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ انسان مخلوق کی فکر کرے، دوسروں کو راہ راست پر لائے، روٹھے ہوئے دلوں کو ملائے، ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑے لوگوں میں باہمی الفت و محبت پیدا کرے، لڑائی جھگڑا اور اختلاف کو ختم کرائے اس لئے کہ اس کی نحوست سے اللہ تعالیٰ کی رحمت دور ہوتی ہے لیلۃ القدر کی تعیین آپس کے جھگڑے کی وجہ سے اٹھالی گئی، لڑائی جھگڑا نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔

حقوق کی ادائیگی

(۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی زبان سے کسی کے حق کو زندہ کیا اللہ جل شانہ اس کے اجر و ثواب کو قیامت تک کے لئے جاری فرما دیں گے اور اس کا پورا پورا ثواب عطا فرمائیں گے۔

مظلوم کی مدد کی فضیلت

(۷۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مظلوم کی مدد کا حکم دیا۔

(۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں اس کے مظلوم ہونے کی حالت میں تو اس کی مدد کر دوں لیکن اگر وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟ فرمایا تم اسے ظلم سے روک دو۔

(ش) جی ہاں ظالم کو ظلم سے روکنا اس کے ساتھ خیر خواہی اور اس کی مدد ہے، ہم اس کے ساتھ اس طرح خیر خواہی کر کے اسے آخرت کی تباہی دنیا کی رسوائی اور دونوں جہان کی ندامت سے بچا سکتے ہیں، اس لئے اس کے ساتھ دونوں حالتوں میں اس کی امداد کیجئے، مظلوم کو کبھی تنہا مت چھوڑیئے

یہ آپ کا فریضہ اور بڑی ذمہ داری اور اس کا آپ پر حق ہے۔

ظالم کا ہاتھ پکڑنے کی فضیلت

(۷۹) حضرت قیس بن ابی حازم نے فرمایا میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا اے لوگو تم یہ آیت پڑھتے ہو:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ» مائدہ-۱۰۵

اے ایمان والو تم اپنی ہی فکر میں لگے رہو کوئی بھی گمراہ ہو جائے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں جبکہ تم راہ پر چل رہے ہو۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے لوگ جب ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں پکڑیں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب نازل فرما دیں۔

(ش) مطلب یہ ہے کہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہمیں دوسروں سے کیا مطلب جو جیسا کرے گا وہ خود بھرے گا، ہم اپنی قبر میں جائیں گے وہ اپنی قبر میں جائے گا، نہیں آپ بھی اس کے مسئول ہیں، آپ کا فریضہ ہے کہ برائی سے روکیں، نیکیوں کی دعوت دیں، اس امت پر اچھائیوں کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا، دین کی دعوت دینا فرض کر دیا گیا ہے۔

(۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ میری امت ظالم کو ظالم کہنے

سے ڈرنے لگی ہے تو تم ان سے رخصت ہو جانا۔

(ش) اس لئے کہ ایسے لوگ خدا سے ڈرنے کے بجائے مخلوق سے ڈرتے ہیں یہ اپنے فریضہ سے غافل اور رحمتِ خداوندی سے دور ہیں ان پر خدا کا عذاب آئے گا۔

بے وقوفوں کا ہاتھ پکڑ کر بے وقوفی سے باز رکھنا

(۸۱) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بے وقوف لوگوں کا ہاتھ پکڑ لیا کرو۔

(ش) ناسمجھ اور بے وقوف جو نہ کریں وہ تھوڑا ہے' ان کو بے وقوفی سے باز رکھنا ان کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے۔

مسلمانوں کی امداد اور ان کی حاجات پوری کرنے کی کوشش کرنا

(۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کی مخلوق کی ایک قسم ایسی ہے جسے اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا فرمایا ہے لوگ اپنی حاجات کے موقعہ پر ان کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، کل (قیامت کے روز) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون و بے خطر ہوں گے۔

(۸۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کے پاس خیر و شر کے خزانے ہیں اور ان کی

کُنجیاں انسان ہیں پس اچھائی ہے اس شخص کے لئے جسے اللہ تعالےٰ نے خیر کی کُنجی اور شر و برائی کا روکنے والا بنایا ہو اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جسے شر کے لئے کُنجی اور خیر کو بند کرنے والا بنایا ہو۔

(۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا میں اللہ جل جلالہ ہوں، میں نے خیر و شر کو پیدا کیا ہے، مبارک باد ہے اس شخص کے لئے جس کے ہاتھوں میں میں نے شر کی کنجیاں دی ہوں اور ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس کے ہاتھوں میں شر و برائی کی کنجیاں دی ہوں۔

(ش) انسان کو اچھے کام کرنا چاہیئے، خیر کے کاموں میں دوسروں کا مقتدیٰ اور رہنما بننا چاہیئے تاکہ یہ اس کے لئے صدقہ جاریہ بنے، گناہوں اور برائیوں سے بچنا چاہیئے تاکہ اس کو بُرا کرتا دیکھ کر دوسرے اس کی اتباع نہ کریں اور یہ ان کے لئے نمونہ نہ بنے اور ان کے گناہوں کا بوجھ بھی اسے نہ اٹھانا پڑے اور اپنے گناہوں کا بھی۔

(۸۵) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ جل شانہ پل صراط پر اس کے لئے نور کے دو شعلے پیدا فرمادیں گے جن کی روشنی سے اتنے لوگ فائدہ اٹھائیں گے جن کی تعداد کو اللہ رب العزت ہی شمار کر سکتے ہیں۔

(ش) ایسا شخص بڑا مبارک ہے کہ دنیا میں بھی لوگوں کے لئے فائدہ و خیر کا

ذریعہ بنا اور آخرت میں بھی باعثِ رحمت بنا ۔

(۸۶) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کوئی دنیا کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالےٰ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی کوئی پریشانی دور فرمائیں گے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ جل شانہ' دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں اور بندے کی اس وقت تک مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے ۔

(۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ اور عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ پسند وہ ہے جو اس کی عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو ۔

(ش) تمام مخلوق اللہ تعالےٰ کی پیدا کردہ اور اس کی رحمت وفضل کی محتاج ہے لہٰذا جس طرح دنیا میں جو شخص کسی کے زیر کفالت لوگوں کی دیکھ بھال کرتا ہے ان کی حاجات پوری کرتا ہے اس کے ذریعے وہ اس خاندان کے بڑے کی توجہ' احسان اور حسن سلوک کا مستحق بنتا ہے اسی طرح جو شخص اللہ جل شانہ کی مخلوق کی حاجت روائی کرے گا دیکھ بھال رکھے گا وہ اتنا زیادہ محبوبِ سبحانی بنے گا ۔

(۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرتا ہے وہ ایسا ہے گویا اس نے اللہ جل شانہ کی ساری زندگی خدمت کی ۔

(۸۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔

(۹۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رحم، محبت اور باہمی صلہ رحمی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے جب اس کا ایک عضو بیمار ہو جاتا ہے تو اس کا تمام جسم بخار اور بے خوابی میں ایک دوسرے کا ساتھی ہوتا ہے۔

ابو القاسم طبرانی نے فرمایا خواب میں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہاتھ سے تین مرتبہ اشارہ فرمایا کہ صحیح ہے۔

(۹۱) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو خوش کر دو یا اس کا قرضہ ادا کر دو یا اسے کھانا کھلا دو۔

(۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن مومن کے لئے آئینہ ہے، مومن مومن سے جہاں بھی ملے اس کا بھائی ہے، اس کو ہلاکت سے بچاتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(ش) واقعۃً مسلمان وہی ہے جس میں یہ اوصاف پائے جائیں، آج اگر مسلمان اپنے اندر ان اوصاف کو پیدا کر لیں تو دین و دنیا کی

سرخروئی اور ترقی حاصل ہو، ساری برائیاں، اختلاف بغض وحسد سب ختم ہو جائے، جس طرح آئینہ آپ کے چہرے پر عیب دیکھ کر صرف آپ کو مطلع کرتا ہے آپ کو ذلیل ورسوا نہیں کرتا اسی طرح آپ بھی کسی مسلمان بھائی میں کوئی عیب دیکھیں تو اس کی تشہیر و تذلیل نہ کریں چپکے سے اس کی اصلاح کی کوشش کریں اسے اپنا بھائی سمجھ کر اس کی خیر خواہی کو اپنا دینی فریضہ سمجھیں۔

اس سلسلہ کا ایک اور باب

(۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا مجھے ایسے درخت کے بارے میں بتلاؤ جو مسلمان کے مشابہ ہو جس کے پتے نہیں جھڑتے وہ اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر وقت اپنا پھل دیتا رہتا ہے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اس سے کھجور کا درخت مراد ہے لیکن میں اس شرم سے نہ بولا کہ وہاں حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما (جیسے بڑی عمر و درجے کے لوگ موجود) تھے۔ جب یہ حضرات کچھ نہ بولے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

(ش) ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم جنگل کے مختلف درختوں کا نام لینے لگے میرے دل میں یہ آیا کہ اس سے کھجور کا درخت مراد ہے لیکن میں شرم کی وجہ سے نہ بولا۔ بعد میں جب میں نے اپنے والد کو بتایا تو انہوں

نے فرمایا اگر تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بتلا دیتے تو یہ بات میرے لئے دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہوتی یعنی آپ کی دعائیں ملتیں جو سب سے بڑی سعادت تھی، کھجور کی گٹھلی بھی کام آتی ہے اس کا پھل بھی، اس کا گابھا بھی اور پتے بھی. بڑا فائدہ بخش و مفید درخت ہے ۔

(۹۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی مہمانی کی یا اس کی حاجت میں سے کسی حاجت کو پورا کرکے اس کے لئے تخفیف کا ذریعہ بنا تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ پر یہ حق ہو گا کہ وہ اسے جنت میں خدمت کے لئے حسین و جمیل خادمہ عطا فرمائے ۔

فریادی کی فریاد رسی کرنے کی فضیلت

(۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ پریشان حال کی فریاد رسی پسند فرماتے ہیں ۔

(ش) جب بھی کسی مظلوم، شکستہ خاطر، پریشان حال نے اللہ تعالیٰ سے دل سے دعا مانگی ضرور پوری ہوئی اس کی اس طرح فریاد رسی کی کہ ظالم کے چھکے چھوٹ گئے، بڑے سے بڑے جابر کے جان کے لالے پڑ گئے، اللہ تعالےٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ اس کے بندے اس وصف کو اپنے اندر پیدا کریں اور مظلوم اور فریادی کی فریاد رسی کریں ۔

(۹۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مصیبت زدہ کی فریادرسی کی اللہ جل شانہ اس کے لئے تہتر نیکیاں لکھ دیتے ہیں جن میں سے ایک ایسی ہے جس سے اس کی دنیا وآخرت بن جاتی ہے اور باقی سے اس کے درجات بلند ہوتے ہیں۔

(۹۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دوران کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک صاحب لاغر و کمزور اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور دائیں بائیں دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس فالتو سواری ہو وہ اسے اس شخص کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل توشہ (زادراہ) ہو وہ اسے ایسے شخص کو دے دے جس کے پاس توشہ نہیں، یہاں تک کہ آپ نے مال اور سازوسامان کی بہت سی انواع واقسام کا تذکرہ فرمایا اور ہم یہ سمجھنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو ضرورت سے زائد فاضل وفالتو چیز پر کوئی حق نہیں۔

(ش) اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو یہ سب کچھ عطا فرمایا آپ کا فریضہ ہے کہ آپ اپنی ضروریات سے زائد ان لوگوں کو دے دیں جو غریب ہیں مسکین، حاجت مند اور صاحب ضرورت ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا ہو اور ضرورت مند کی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔

(۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے

رسول انسان کو دوزخ کی آگ سے کیا چیز نجات دیتی ہے؟ فرمایا اللہ تعالےٰ جل شانہ پر ایمان لانا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ایمان کے ساتھ کسی اور عمل کی بھی ضرورت ہے؟ فرمایا اللہ جل شانہ نے اسے جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ دے دیا کرے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتلائیے اگر کوئی شخص غریب ہو اس کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہ ہو (پھر کیا کرے) فرمایا اچھی باتوں کا حکم دے بری باتوں سے روکے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول بتلائیے اگر وہ شخص بے زبان سا ہو اچھی باتوں کا حکم نہ دے سکتا ہو اور بری باتوں سے روک نہ سکتا ہو؟ فرمایا کم عقل والے کا کام کر دے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی اگر وہ خود کم عقل و بدھو اور کسی کا کام بھی نہ کر سکتا ہو؟ فرمایا کسی مغلوب الحال شخص کی اعانت کر دے، پھر فرمایا تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے بھائی میں کوئی خیر (اچھا وصف چھوڑو (اگر بالکل ہی گیا گذرا ہو تو) لوگوں کو ایذاء پہنچانے سے بچے، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جب وہ یہ کرلے گا تو جنت میں داخل ہو جائے گا، فرمایا کوئی مومن یا مسلمان ایسا نہیں کہ ان (مذکورہ بالا) کاموں میں سے کوئی کام کرے مگر یہ کہ وہ نیکی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے۔

بیواؤں کے کام کا ذمہ دار بننے کی فضیلت

(۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیوہ اور مسکین (غریب) کے لئے جد وجہد کرنے والا ایسا

ہے جیساکہ اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کرنے والا ۔

(۱۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کرنے والا یا ایسا عابد جو رات بھر نفلیں پڑھتا رہے اور دن بھر روزہ رکھنے والا ہو ۔

(ش) بیواؤں، یتیموں اور مساکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنا، ان کی حاجت روائی اور ان کے امور نمٹانا بڑا ثواب کا کام ہے ایسا شخص اللہ تعالٰے کا مقرب بنتا ہے اور دین و دنیا کی کامیابیاں ان کے قدم چومتی ہیں ۔

(۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کوئی قبر کھودی اللہ تعالٰے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے اور اس کے لئے اس جیسے اجر و ثواب کو قیامت تک لکھتے رہیں گے اور جس نے کسی مردہ کو غسل دیا وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو کر نکلے گا جیسے کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور جس نے کسی میت کو کفن دیا اللہ تعالٰے اتنے ہی کپڑے اسے جنت کی پوشاکوں میں سے پہنائیں گے اور جس شخص نے کسی غمگین شخص سے غمخواری کی اللہ تعالٰے اسے تقویٰ کا لباس پہنائیں گے اور روحوں میں اس کی روح پر رحمتیں نازل فرماتے رہیں گے اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے اللہ جل شانہ اسے جنت کی پوشاکوں میں سے دو ایسی پوشاکیں پہنائیں گے جن کی قیمت پوری

دنیا بھی نہیں بن سکتی اور جو شخص کسی جنازے کے ساتھ جائے یہاں تک کہ اس کا دفن مکمل ہو جائے تو اس کے لئے تین قیراط ثواب لکھ دیا جاتا ہے جن میں سے ہر قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہوگا اور جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے اور جس نے روزہ رکھا یا کسی مسکین کو کھانا کھلایا اور جنازہ کے پیچھے چلا اور بیمار کی بیمار پرسی کی اس کا کوئی گناہ باقی نہیں بچے گا۔

یتیموں کے معاملات کا ذمہ دار بننے کا اجر و ثواب

(۱۰۲) حضرت مُرّۃ فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ وہ اس کا یتیم ہو یا کسی اور کا ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے، حضرت سفیان نے دو انگلیوں سے اشارہ کرکے بتلایا۔

(۱۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بدتر وہ گھر ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ پھر اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرکے فرمایا میں اور یتیم کا کفالت کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ایک ساتھ ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں انگلیوں کو ملالیا۔

(۱۰۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان ایسے دسترخوان کے قریب نہیں جاتا جس پر یتیم موجود ہو۔

(۱۰۵) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس شخص کو عذاب نہیں دیں گے جس نے یتیم پر رحم کھایا ہو اور اس کے ساتھ نرم گفتگو کی اور یتیم کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کھایا ہو اور اپنے پڑوسی پر اس چیز میں بڑائی کا اظہار نہ کیا ہو جو اللہ تعالےٰ نے اسے عطا فرمائی ہو۔

(۱۰۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالےٰ اس کے لئے اس کے سر کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھ دیں گے اور جس کے پاس کوئی یتیم لڑکا یا لڑکی اس کی اپنی ہو یا کسی اور کی ہیں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کرکے ان دونوں کو ملا کر دکھایا۔

(۱۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ چاہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔

(۱۰۸) حضرت مالک بن عمرو یا عمر بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی ماں باپ سے محروم یتیم بچے کو اپنے ساتھ (پرورش کے لئے) ملایا یہاں تک کہ وہ مستغنی (بڑا) ہو جائے تو اللہ تعالٰے نے اس کے لئے لازمی طور سے جنت واجب فرمادی۔

(۱۰۹) حضرت جبیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر مسجد میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ! میں ایک مسکین یتیم لڑکا ہوں، میری ماں بیوہ ہے اللہ جل شانہ نے آپ کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس سے مجھے بھی بخوشی عطا فرمادیجئے، آپ نے ارشاد فرمایا لڑکے ذرا میرے سامنے یہ بات پھر دہرانا، تمہاری زبانی فرشتہ بول رہا ہے، اس نے دوبارہ وہی جملہ دہرایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالٰی کے رسول کے اہل وعیال کے گھر میں جو کچھ ہو وہ سب لے آؤ۔ چنانچہ ایک بڑا پیالہ لایا گیا، آپ نے دیکھا کہ وہ ہتھیلی بھرنے سے زیادہ اور دونوں ہاتھوں کے بھرنے سے کم ہے، فرمایا اے لڑکے تم یہ لے لو اس میں تمہارے، تمہاری والدہ اور بہن کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے کا سامان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارے لئے دعا بھی کروں گا، وہ لڑکا چلا گیا جب مسجد کے دروازے پر پہنچا تو اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ملے انہوں نے اس لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اسے کچھ دیا یا نہیں، پھر حضرت سعد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے دیکھا تم جب اس لڑکے سے ملے تو تم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا تمہارا ہاتھ اس کے سر کے جتنے بالوں پر پھرا ہے اس کے بدلے تمہیں ایک نیکی ملے گی اسی لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا مستحب قرار دیا گیا.

پڑے سے ملنے والے بچّے کی پرورش اور اس پر بڑا ہونے تک خرچ کرنے کی فضیلت

(۱۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی چھوٹے بچے کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہہ دے اللہ جل شانہ اس کا حساب کتاب نہیں لیں گے.

حسن سلوک کی فضیلت

(۱۱۱) حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نیکی صدقہ کا ثواب دلاتی ہے.

(۱۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر نیکی صدقہ کا ثواب دلاتی ہے خواہ مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ.

(۱۱۳) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نیکی اور برائی لوگوں کی دو طبیعتیں ہیں جنہیں

قیامت کے روز لوگوں کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا، نیکی اپنے کرنے والوں کو خوشخبری دے گی اور ان سے وعدہ کرے گی اور برائی کہے گی تم مجھ سے دور ہٹو لیکن وہ اس کے ساتھ چمٹنا ہی چاہیں گے ۔

(۱۱۴) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا میں اچھائی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والوں میں ہوں گے اور دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والوں میں ہوں گے ۔

(۱۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جانتے ہو شیر دھاڑنے میں کیا کہتا ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے، ارشاد فرمایا وہ یہ کہتا ہے اے اللہ مجھے کسی نیکی کرنے والے پر مسلط نہیں فرمائیے گا ۔

(۱۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر صدقہ ستّر ہزار آدمیوں کے ہاتھوں پر بھی پھرتا رہے تب بھی سب سے اخیر کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا پہلے والے کو ملا ۔

(۱۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو لوگوں کی ہڈیوں کے ہر جوڑ پر صدقہ آتا ہے، تم دو آدمیوں میں عدل وانصاف کرو یہ بھی صدقہ ہے اور اگر تم کسی شخص کی اس کے جانور کے سلسلہ میں

اعانت کر دو یہ بھی صدقہ ہے یا اس پر اس کا سامان اٹھا کر رکھ دو یہ بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، نماز کے لئے تم جو قدم چل کر جاتے ہو یہ بھی صدقہ ہے اور تمہارا راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا بھی صدقہ کا ثواب دلاتا ہے۔

(ش) سبحان اللہ اللہ جل شانہ کا کتنا بڑا انعام ہے کہ اس امت کو معمولی معمولی چیزوں پر صدقہ وخیرات کا ثواب عطا فرماتے ہیں، قدم قدم پر عظیم اجر و ثواب انسان کا منتظر رہتا ہے بشرطیکہ کوئی اسے حاصل کرنا چاہے انسان حسنِ سلوک، نیکی اور جو اچھا کام کرتا ہے اسے اس پر اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۱۱۸) حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میرے ساتھ ایک صاحب بھی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اُبیّ ہمارے ساتھ یہ کون صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے قرضدار ہیں میں ان کے ساتھ لگا ہوا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اُبیّ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت سے تشریف لے گئے پھر میرے پاس تشریف لائے وہ صاحب میرے ساتھ نہ تھے فرمایا اے اُبیّ تمہارے قرضدار اور بھائی کہاں گئے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ اور کیا کرتے ان پر میرا جو مال لازم تھا میں نے اس کا ایک تہائی اللہ جل شانہ کے لئے اور دوسرا تہائی اللہ تعالیٰ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے معاف کر دیا اور

تیسرا تہائی حصہ اپنی طرف سے اس کے وحدانیت کے اقرار کی وجہ سے اس کی مساعدت کی خاطر چھوڑ دیا' آپ نے ارشاد فرمایا اے اُبیؓ اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے تین مرتبہ یہ فرمایا، ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے' پھر ارشاد فرمایا اے اُبیؓ اللہ جل شانہ نے نیکی اور اچھائی کے لئے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو منتخب فرمایا ہے، ان کے لئے اچھائیوں اور بھلائیوں اور ان کے کرنے کو ان کے لئے محبوب اور نیکی طلب کرنے والوں کے لئے ان سے نیکی طلب کرنا اور ان کے لئے اس کا دینا آسان کر دیا ان کی مثال اس بارش کی طرح ہے جسے اللہ تعالےٰ قحط زدہ سرزمین کی طرف بھیجتے ہیں اور اس کے ذریعہ اسے سیراب کر دیتے ہیں اور اس طرح وہاں والوں کو زندگی بخشتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیکیوں اور بھلائیوں کے کچھ دشمن بھی پیدا فرمائے ہیں جن کے لئے نیکیوں کو مبغوض اور ان کے کرنے کو ان کے لئے مبغوض فرما دیا اور نیکیوں کے طلب کرنے والے کے لئے ان سے نیکی کا طلب کرنا ممنوع بنا دیا، ان کی مثال اس بارش کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ قحط زدہ سرزمین سے روک لیں اور اس کو زمین پر برسانے سے روک کر اللہ تعالےٰ اس زمین کو بنجر رکھیں اور وہاں والوں کو تباہ و برباد کر دیں۔

اچھے کاموں کا اجر و ثواب

(۱۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ نے مکارم اخلاق (اخلاق حسنہ) اور مکارم

افعال (اعلیٰ کاموں) کی تکمیل کے لئے مجھے مبعوث فرمایا ہے۔

(۱۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ عمدہ کاموں کو پسند اور برے کاموں کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۱۲۱) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کے ایک سو سترہ (۱۱۷) اخلاق ہیں ان میں سے جس اخلاق کو بھی کوئی اختیار کرتا ہے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۱۲۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کے سامنے ایک تختی ہے جس میں تین سو پندرہ (۳۱۵) چیزیں ہیں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں بندہ ان میں سے جس چیز کو بھی اپنائے گا اور یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۲۳) حضرت عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان کے تین سو تینتیس (۳۳۳) شعبے ہیں ان میں سے جس شعبہ پر بھی انسان عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

ابوالقاسم طبرانی فرماتے ہیں مجھے بعض سرکش و گناہگاروں سے یہ بات پہنچی انہوں نے کہا کہ انہیں ان کے خلاف مسلمانوں کی بددعا نے اور زیادہ دنیا دلائی یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے۔

مسلمان پر ظلم کرنے والا

(۱۲۴) حضرت عقبۃ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو گناہوں کے باوجود عطا فرمار ہے ہیں تو سمجھ لو کہ یہ اس کے لئے استدراج (ڈھیل) ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمۂ ذیل تلاوت کی:

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(الانعام - ۴۴، ۴۵)

پھر جب اس چیز کو جس کی انہیں نصیحت کی جاتی تھی وہ جھٹلاتے رہے تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر جو انہیں ملا تھا اترا گئے تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا اور وہ دھک سے رہ گئے اس طرح جڑ کاٹ دی گئی ان لوگوں کی جو ظلم کرتے تھے اور ساری حمد اللہ سارے جہانوں کے پروردگار ہی کیلئے ہے۔

(۱۲۵) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا سے مایوسی اور اس کی تدبیر خفی سے مامون ہونا ہے۔

(۱۲۶) حضرت خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو اس لئے کہ وہ بادل کے اوپر چلی جاتی ہے اور اللہ جل شانہ فرماتے ہیں میری عزت وجلال کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد کیوں نہ ہو۔

(۱۲۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا تم مظلوم کی بد دعا سے بچو خواہ وہ کافر کیوں نہ ہو اس کے کفر کا وبال اس پر ہو گا۔

(١٢٨) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظلم قیامت کے روز تاریکی کا ذریعہ بنے گا۔

(١٢٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری عزت و جلال کی قسم میں ظالم سے ضرور بدلہ لوں گا فوری بھی اور تاخیر سے بھی اور میں اس شخص سے بھی ضرور بدلہ لوں گا جو کسی مظلوم کو دیکھے اس کی مدد کر سکتا ہو اور مدد نہ کرے۔

(ف) ظلم سخت گناہ ہے اس سے بچنا چاہیئے اور اگر مظلوم ہو تو اس کی ہر طرح سے اعانت کیجئے۔

مسلمان بھائی کے لئے سفارش کا اجر و ثواب

(١٣٠) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میرے پاس کوئی حاجت کا طالب آئے تو اس کی سفارش کر دیا کرو تاکہ تمہیں بھی اجر ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے جاری کرا دیتا ہے۔

(١٣١) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بہتر صدقہ زبان کا صدقہ ہے، پوچھا گیا

اے اللہ کے رسول زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا سفارش جس کے ذریعہ تم قیدی کو چھڑاؤ (کسی مسلمان کا) خون بچاؤ اور نیکی اپنے بھائی تک پہنچاؤ اور اس سے کسی برائی کو دور کردو۔

(ش) زبان کے دو بول سے انسان کسی کی سفارش کر کے بڑے سے بڑا اجر کما سکتا ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح اجر و ثواب پاتا ہے۔

بادشاہوں اور حکام تک ضرورتمندوں کی حاجت پہنچانا اور اسے پورا کرانے کا ثواب

(۱۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے کسی حاکم کے پاس کسی نیک کام یا مشکل آسان کرنے میں ذریعہ اور وسیلہ بنے اللہ جل شانہ قیامت کے روز اس کے لئے اس وقت پلصراط پر گزرنا آسان فرمادیں گے جب پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔

(۱۳۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔

مسلمان کی عزت کی طرف سے مدافعت اور اس کی مدد کرنا

(۱۳۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کی

طرف سے مدافعت کرے مگر یہ کہ اللہ جل شانہ پر یہ لازم ہو جائے گا کہ قیامت کے روز اس سے جہنم کی آگ کو دور فرمادیں درج ذیل آیت کریمہ اسی کے بارے میں نازل ہوئی۔

«وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ»	اور اہل ایمان کا غلبہ تو ہمارے ذمہ تھا۔

(الروم - ٤٧)

(١٣٥) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی اس کی غیر موجودگی میں مدد کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے مدد کرے گا اللہ جل شانہ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔

(١٣٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنے بھائی کی اس کی غیر موجودگی میں مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد فرماتے ہیں۔

(١٣٧) حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ کسی مسلمان کی کسی ایسے موقع پر مدد نہ کرے جہاں اس کی عزت و آبرو پر حملہ کیا جا رہا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہشمند ہوگا اور کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ کسی ایسے موقع پر کسی مسلمان کی مدد کرے جس میں اس کی عزت

وآبرو پر حملہ ہو رہا ہو یا اس کی بے حرمتی ہو رہی ہو مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ اس کی ایسے موقع پر مدد فرمائیں گے جس میں وہ اس کی مدد کا خواہش مند ہو گا۔

(۱۳۸) حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کو کسی ایسے منافق سے بچایا جو اس کی غیبت کر رہا ہو تو اللہ جل شانہ اس کے لئے ایک ایسا فرشتہ مقرر کر دیں گے جو اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی چیز کے ذریعہ ذلیل کرنے کے درپے ہو گا اللہ جل شانہ اسے جہنم کے پل پر اس وقت تک روکے رکھیں گے جب تک وہ اپنے کئے کی سزا نہ بھگت لے۔

لوگوں سے دوستی و مدارات کی فضیلت

(۱۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ـــــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے محبت کرنا ہے۔

(۱۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اخراجات میں درمیانہ روی نصف معیشت ہے، اور لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور حسنِ سوال نصف علم ہے۔

(ش) خرچ واخراجات میں درمیانہ روی نصفِ معیشت ہے اس کی وجہ سے انسان کی دنیاوی زندگی میں بڑی راحت اور آسانی پیدا ہوتی ہے

درمیانہ روی کی وجہ سے انسان تھوڑی سی دولت میں بہت سے کام کرلیتا ہے لوگوں سے محبّت سے پیش آنا، ان سے پیار و محبّت سے ملنا یہ اس کی عقل ودانش کی علامت ہے اور عمدگی سوال عقلمندی کی دلیل و برہان ہے۔

(۱۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کے ساتھ مدارات (حسن سلوک) صدقہ ہے۔

(ش) جس طرح صدقہ وخیرات پر اجر ملتا ہے اسی طرح مومن کو لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور دلجوئی پر بھی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

غازیوں کی مدد کی فضیلت

(۱۴۲) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی غازی کو ساز وسامان سے لیس کیا اسے اس (غازی) جیسا اجر وثواب ملے گا اور جو شخص کسی غازی کے (جہاد میں جانے کے بعد) اس کے اہل وعیال کی دیکھ بھال کرے گا، اسے بھی اسی (غازی) جیسا اجر وثواب ملے گا۔

(۱۴۳) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے غازی کو مسلح کیا اس نے بھی گویا جہاد کیا اور جو شخص کسی غازی کے بیوی بچوں کی عمدگی سے دیکھ بھال کرے گا اس نے بھی گویا جہاد کیا۔

(ش) بہت سے لوگ عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہیں ہو پاتے۔ بہت سے شریک ہونا چاہتے ہیں لیکن اسباب و وسائل مہیا نہ ہونے کی وجہ سے شرکت سے معذور ہوتے ہیں لہٰذا جو شخص کسی ایسے شخص کو مسلح کرے گا اور اس کے جہاد پر جانے کے بعد اس کے گھر بار، بیوی بچوں کی دیکھ بھال کرکے اسے بے فکری سے جنگ میں شریک ہونے کا موقعہ فراہم کرے گا اسے بھی جہاد کرنے کا اجر و ثواب ملے گا ایسا شخص گھر بیٹھے بیٹھے جہاد کا ثواب حاصل کرتا رہے گا۔

حاجی کی اعانت اور روزہ دار کو افطار کرانے کا اجر و ثواب

(۱۴۴) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی غازی کو مسلح کیا اس کو ویسا ہی اجر ملے گا جیسا اس (غازی و روزہ دار) کو ملتا ہے بغیر اس کے کہ اس کی وجہ سے ان (مجاہدین یا روزہ داروں) کے اجر و ثواب میں کوئی کمی ہو۔

(۱۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں، مرنے والا (جو حج نہ کر سکا ہو) اور اس کی طرف سے حج (بدل) کرنے والا اور اس (مرنے والے کی) اس وصیت کو نافذ کرنے والا۔

(ش) جو باعث بنتا ہے اسے بھی اس نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملتا

ہے ایک کو اسے کرنے پر اور دوسرے کو باعث بننے پر، اگر کوئی شخص کسی وجہ سے حج نہ کر سکا اور مرتے وقت وصیت کر گیا تو اب اس کو اور اس کی طرف سے حج کرنے اور کرانے والے تینوں کو اللہ تعالٰی جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۴۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی روزہ دار کو حلال کمائی سے افطار کرایا اس کے لئے رمضان کے مہینہ کے باقی تمام حصے میں فرشتے دعاءِ استغفار کرتے رہتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے لیلۃ القدر میں مصافحہ کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام جس سے مصافحہ کر لیں اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو کثرت سے جاری ہو جاتے ہیں، ایک صاحب نے کہا بتلائیے اگر کسی کے پاس اتنا روپیہ پیسہ نہ ہو؟ ارشاد فرمایا ایک لقمہ یا روٹی کا ایک ٹکڑا، ایک دوسرے صاحب بولے بتلائیے اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا دودھ کا ایک گھونٹ، عرض کیا اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا تو پھر پانی کا ایک گھونٹ (اس سے بھی انسان یہ ثواب کما سکتا ہے)

بچوں پر شفقت، بڑوں کا اکرام اور علماء کا حق پہچاننے کا ثواب

(۱۴۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے میری امت میں سے وہ شخص نہیں جو

بڑوں کا اکرام چھوٹوں پر شفقت اور علماء کا حق نہ پہچانے ۔

(۱۴۸) حضرت مثنیٰ بن الصباح اپنے والد کے ذریعہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کی عظمت میں یہ بھی داخل ہے کہ مسلمان بوڑھے اور ایسے حافظ قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ اس سے اعراض کرنے والا ہو نہ اس میں غلو کرنے والا ۔

(۱۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اکرام نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ جل شانہ اس کے لئے ایسا آدمی مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا اکرام کرے ۔

(ش) علماء کرام، بزرگوں اور بوڑھوں کے اکرام کا حکم دیا گیا ہے ان کا اکرام کیجئے یہ ہمارے مقتدیٰ اور راہبر ہیں، ان کے ذریعہ ہم دین کو پڑھتے اور سمجھتے ہیں، بوڑھوں کی نیکیاں زیادہ ہیں اس لئے وہ زیادہ لائق احترام ہیں چھوٹے معصوم ہوتے ہیں ان کے گناہ کم ہوتے ہیں اس لئے وہ ہماری شفقت کے مستحق ہیں ۔

مجلس میں علماء کے لئے جگہ دینے کی فضیلت

(۱۵۰) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجلس میں وسعت و جگہ تین آدمیوں کے لئے کی جائے گی،

عالم کے لئے اس کے علم کی وجہ سے، عمر رسیدہ کے لئے اس کی عمر کی وجہ سے اور صاحب حکومت کے لئے اس کے عہدہ و منصب کی وجہ سے۔

(ش) یہ حضرات اس لائق ہیں کہ ان کا اکرام کیا جائے، ان کی آمد پر ان کے لئے جگہ کشادہ کر دی جائے، ان کے ساتھ ایسا معاملہ کیا جائے کہ ان کی وقعت لوگوں کے دلوں میں بیٹھے اور وہ ان کی بات مانیں، ان کے کہے پر عمل کریں، ان کی حکم عدولی اور مخالفت سے باز رہیں۔

مسلمان بھائی کے لئے تکیہ رکھنے کا اجر و ثواب

(۱۵۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، وہ تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے انہوں نے وہ تکیہ حضرت سلمان کی طرف بڑھا دیا، حضرت سلمان نے فرمایا اللہ اکبر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل درست فرمایا، حضرت عمر نے فرمایا اے ابو عبد اللہ (سلمان) ہمیں وہ حدیث ضرور بتائیے، حضرت سلمان نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ نے اسے میری طرف کر دیا اور فرمایا اے سلمان کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اس کے اکرام کے لئے تکیہ اس کی طرف کر دے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(ش) مسلمان کو خوش کرنا باعث اجر و ثواب ہے اس کا اکرام اللہ تعالےٰ کو خوش کرتا ہے، اس لئے اس معمولی سے عمل پر بھی مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔

(۱۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں رد نہیں کی جاتیں، خوشبو، تکیہ اور دودھ۔

(ش) خوشبو سے خوشبو کا پھایہ مراد ہے یا لگانے کے لئے شیشی دے کر واپس لے لینا اور تکیہ سے ٹیک لگانے کے لئے تکیہ دینا مراد ہے یہ معمولی سی چیزیں ہیں جن سے دینے والے کا نقصان نہیں ہوتا اور دونوں کا دل بھی خوش ہو جاتا ہے لیکن اگر کسی کو عطر کی شیشی یا تکیہ ہدیۃً دیا جائے تو اسے واپس کر سکتے ہیں، دودھ بھی نعمت ہے اسے قبول کرنا چاہیئے اس کا رد کرنا نامناسب ہے۔

کھانا کھلانے کا اجر و ثواب

(۱۵۳) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف تیزی سے امڈ پڑے میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو آپ کی زیارت کے لئے نکلے تھے، جب میں نے آپ کا دیدار کیا تو میں نے یہ جان لیا کہ آپ کا چہرہ مبارک جھوٹے کا چہرہ نہیں، میں نے آپ کو سب سے پہلی جو بات کرتے سنا وہ یہ تھی فرما رہے تھے کھانا کھلاؤ، سلام کو عام کرو، صلہ رحمی کرو، اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(۱۵۴) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا اعمال میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا اور حج مقبول، وہ صاحب جب پیٹھ کر جانے لگے تو آپ نے فرمایا اس سے آسان کام ہے کھانا کھلانا اور نرمی سے گفتگو کرنا۔

(۱۵۵) حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا، نرم گفتگو کرنا، میں نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر و سخاوت۔
(ش) اسلام ہمدردی، شفقت و رحمت اور دوسروں کا خیال رکھنے کا حکم دیتا ہے، وہ غرباء و فقراء کے ساتھ ہمدردی غمخواری اور مواسات کا داعی ہے، وہ تکبر و درشتی کے بجائے نرمی و خوش اخلاقی کو ترجیح دیتا ہے، ایمان مصائب و آفات اور بیماریوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے اور وسعت ظرفی اور سینہ کشادہ رکھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

(۱۵۶) حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کرتے تھے تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو (دوسروں کو) کھانا کھلائیں۔

(۱۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مغفرت واجب کرنے والی چیزوں میں سے مسلمان

بھوکے شخص کو کھلانا بھی ہے اللہ جل شانہ فرماتے ہیں :

﴿فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ﴾ البلد۔۱۴ فاقہ کے دن میں ۔

(۱۵۸) حضرت المقدام بن شریح رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مغفرت واجب کرنے والی چیزوں میں سے کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہے ۔

(۱۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھلایا یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر دیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ اسے سیراب کر دیا تو اللہ تعالٰی اسے دوزخ سے سات خندقوں کے برابر دور فرمادیں گے ان میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہوگی

(۱۶۰) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے انسان کے لئے اس وقت تک دعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہے ۔

(۱۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ کو سب سے زیادہ وہ کھانا پسند ہے جس میں کثرت سے ہاتھ پڑیں ۔

(۱۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھانا کھلایا جاتا ہو اس گھر کی طرف خیر اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہے جتنی تیزی سے چھری اونٹ

کے کوہان ہیں چلتی ہے ۔

(۱۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان بھائی کی بھوک کے لئے فکرمند ہو گا اور اسے کھانا کھلادے گا یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے ۔

(۱۶۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ جل شانہ اسے اپنے عرش کے سایہ میں رکھیں گے ۔

(۱۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ ایسے بندے کو پسند فرماتے ہیں جو کسی بھوکے پیٹ کو ٹھنڈا کر دے ۔

(۱۶۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کسی بھائی کو میٹھا لقمہ کھلائے گا اللہ جل شانہ قیامت کے روز اس سے موقف (میدان حشر میں کھڑے ہونے) کی سختی دور فرما دیں گے ۔

(۱۶۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آرہا ہو گا، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول یہ کن کے لئے ہوں گے؟ فرمایا یہ ان کے لئے ہوں گے جو اچھی بات کرے،

اور کھانا کھلائے اور جب سب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو اس وقت کھڑے ہو کر عبادت میں رات گزارے۔

(۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول حج کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا۔

(۱۶۹) حضرت بُدَیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اپنے للّٰہی بھائی کو ایک لقمہ کھلاؤں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں دس درہم صدقہ کروں اور میں اسے دس درہم دوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ ایک غلام آزاد کردوں۔

(۱۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ قیامت کے روز ارشاد فرمائیں گے اے ابن آدم میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہے گا اے پروردگار میں آپ کی عیادت کیسے کروں آپ تو اللہ رب العزت ہیں؟ فرمائیں گے تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی، اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھے (یعنی میری رضا کو) اس کے پاس پاتا، فرمائیں گے اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانے کو مانگا تو نے مجھے کھانے کو نہ دیا، وہ کہے گا میں آپ کو کس طرح کھلاتا جب کہ آپ رب العزت ہیں؟ فرمائیں گے کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانے کو مانگا لیکن تو نے اسے کھانے کو نہیں دیا) کیا تجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھلاتا تو اس کا اجر و ثواب میرے

پاس پاتا، فرمائیں گے اے ابن آدم میں نے تجھ سے پینے کو مانگا لیکن تو نے مجھے پینے کو نہ دیا، وہ کہے گا اے پروردگار میں آپ کو کس طرح پلاتا آپ تو رب العزت ہیں؟ ارشاد فرمائیں گے کیا تجھے نہیں معلوم تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے سیراب نہ کیا اور اگر تو اسے سیراب کر دیتا تو اس کے اجر کو میرے پاس پاتا۔

(ف) اس لئے غرباء و مساکین اور ضرورت مندوں کی کھانے پینے پہننے کی حاجت پوری کیا کیجئے، اس طرح اللہ جل شانہ کی خوشنودی اور رضا نصیب ہوتی ہے۔

(۱۷۱) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے کچھ ساتھیوں کو کھانے کے ایک صاع (ساڑھے تین سیر کی مقدار) پر جمع کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں بازار جا کر ایک غلام خرید کر آزاد کر دوں۔

(۱۷۲) حضرت یونس بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کی اہلیہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم نے بہترین کھانا پکایا اور خوشبو بھی تیار کی ہے اس لئے آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر آجائیے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لے گئے اور وہاں موجود سائلین اور مساکین کو جمع کیا اور ان کو گھر لے آئے، ان کی اہلیہ کی باندیاں ان کے پاس گئیں اور ان سے کہا بخدا وہ تو مساکین و غرباء کو ساتھ لے کر آئے ہیں، حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما اپنی اہلیہ کے پاس گئے اور فرمایا میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دے کر کہتا ہوں جو میرا تم پر ہے کہ نہ کھانے کی کسی چیز کو چھپانا نہ خوشبو کو، انہوں نے

اسی طرح کیا، چنانچہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ان سب کو کھلایا پلایا، پہنایا اور خوشبو لگائی۔

۱۷۳ حضرت اسماعیل بن ابی خالد نے فرمایا حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سواری پر سوار ان مساکین کے پاس سے گذرے جو ٹکڑے کھا رہے تھے انہوں نے انہیں سلام کیا تو ان مساکین نے انہیں کھانے کی دعوت دے دی تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

((اَلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا)) (القصص۔۸۳)

اور جو زمین نہ بڑا بننا چاہتے ہیں نہ فساد کرنا

پھر وہ سواری سے اترے ان کے ساتھ وہ ٹکڑے کھائے پھر فرمایا میں نے آپ کی دعوت قبول کر لی آپ لوگ بھی میری دعوت قبول کریں چنانچہ انہیں اپنے گھر لے گئے انہیں کھانا کھلایا کپڑے پہنائے اور پیسے دیئے۔

۱۷۴ حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بڑے مضبوط جوڑوں والے اور پیاری گفتگو کرنے والے تھے۔

۱۷۵ حضرت عمر بن ابی بکر قرشی نے فرمایا کہ ان کے والد نے انہیں یہ خبر دی کہ حجاج بن یوسف کے لئے مصری کا ایک اتنا بڑا اڈلا بنایا گیا جسے وہ لوگ جانور پر نہ چڑھا سکے، چنانچہ اسے گاڑی پر رکھ کر گھسیٹا یہاں تک کہ اسے خلیفہ عبدالملک کے پاس لایا گیا وہ باہر نکلے اسے دیکھا جب اس کو دیکھا تو اسے دیکھ کر حیران رہ گئے اور اسے بہت بڑا سمجھا،

اور یہ نہ سمجھ سکے کہ اس کا کیا کریں، تھوڑی دیر سوچا پھر فرمایا لڑکے اسے حضرت عبداللہ بن جعفر کے گھر کی طرف لے جاؤ (وہ اس روز ان کے پاس تھے چنانچہ اس کو عبداللہ بن جعفر کے گھر کی طرف کر دیا گیا) پھر جب وہ ان کے گھر کے قریب پہنچی تو شور مچ گیا اور لوگ اسے دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے، انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہیں بتلایا گیا کہ یہ مصری کا ایک ڈلا ہے جو امیرالمومنین نے آپ کو بھیجا ہے، چنانچہ وہ ایک ایسی چیز دیکھنے نکلے جیسی اس وقت تک کسی نے نہ دیکھی تھی، چنانچہ تھوڑی دیر وہ سوچتے رہے پھر کہا اے غلام میرے پاس بچھانے والے چمڑے اور کلہاڑیاں لاؤ، چنانچہ چمڑے اور کلہاڑیاں لائی گئیں اور لوگوں نے اسے توڑنا شروع کر دیا اور حضرت عبداللہ بن جعفر ان سے یہ فرمانے لگے جو حصہ جس کے ہاتھ لگے وہ اس کا ہے اور وہ وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ سارا توڑ دیا گیا، یہ اطلاع خلیفہ عبدالملک کو پہنچی تو انہیں بہت تعجب ہوا اور انہوں نے فرمایا وہ اس کو ہم سے بہتر جانتے تھے۔

(۱۷۶) حضرت عروہؒ نے فرمایا میں نے حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ایک پکارنے والے کو ٹیلے پر یہ پکارتے سنا جو شخص چربی اور گوشت کا خواہشمند ہو اسے سعد کے پاس جانا چاہیئے، پھر میں نے ان کے بیٹے قیس کو اسی طرح کی آواز لگاتے سنا، فرمایا اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ مجھے حمد و ستائش اور مجد و بزرگی عطا فرمایئے، بزرگی بغیر کارنامے کے اور کارنامہ بغیر مال کے نہیں ہوتا، اے اللہ میرے لئے قلیل کافی نہیں ہوتا اور نہ میں اس کے لئے

صلاحیت رکھتا ہوں ۔

(۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر دن میں روزہ رکھا کرتے تھے اور حضرت صفیہ بنت عبید ان کے افطار کے لئے کچھ تیار کر رہی تھیں، ایک روز ان کے پاس چھلا ہوا انار لایا گیا ایک سائل آیا انہوں نے وہ اسے دینے کا حکم دیا تو حضرت صفیہ نے کہا اس سائل کے لئے اس کے علاوہ اور چیز زیادہ بہتر ہوگی، پھر اس کو کچھ دینے کا حکم دیا اور وہ انار حضرت عبداللہ کے سامنے لائے گئے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا اسے اٹھالو تاکہ اسے کسی اور سائل کو دے دو اس لئے کہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے لئے دے چکا ہوں ۔

(۱۷۸) حضرت نافع نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے تو ان کے لئے ایک درہم کے انگور خریدے گئے، جب ان کے سامنے پیش کئے گئے تو ایک سائل آیا انہوں نے وہ اسے دینے کا حکم دیا، گھر والوں نے سائل کے علم میں لائے بغیر اس کے پاس آدمی بھیجا اور اسی سے وہ ایک درہم کے بدلے میں خرید لئے، سائل پھر آیا تو انہوں نے وہ اسے دینے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ تین مرتبہ لوٹ کر آیا اور یہ لوگ اس سے خرید کر حضرت عبداللہ کو پیش کرتے رہے اور وہ اسے سائل کو دینے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ ان کے گھر والوں نے اسے چپکے سے اس طرح سے ڈانٹا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم نہ ہو سکے ۔

(۱۷۹) حضرت خیثمہ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے کچھ ساتھیوں کو بلایا انہیں کھانا کھلایا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کھڑے رہے اور فرمایا اہل علم کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔

(۱۸۰) حضرت ابو قُبیصہ نے فرمایا حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہمیشہ ان کے پلنگ کے نیچے ایک ٹوکری رہا کرتی تھی، جب قاری حضرات ان کے پاس آتے تو وہ اس سے انہیں کھلایا کرتے تھے۔

(۱۸۱) حضرت ابن عون نے فرمایا ہم جب بھی حضرت محمد بن سیرین کے پاس آئے انہوں نے ہمیں یا حلوہ کھلایا یا فالودہ پلایا۔

(۱۸۲) حضرت ابو خلدة نے فرمایا ہم حضرت محمد بن سیرین کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ لوگوں کو کیا تحفہ دوں، تم میں سے ہر ایک کے گھر میں گوشت و روٹی ہے، پھر فرمایا اے باندی اس موم ملے شہد کو لے آؤ اور اس سے کاٹ کر ہمیں کھلانے لگے۔

(۱۸۳) حضرت ابراہیم بن ابی عبلة نے فرمایا ہم باب الاسباط کے پاس بیت المقدس کی مسجد میں حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتے تھے ان کے پاس بیٹھتے وہ ہمیں حدیثیں سناتیں اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ ہم ان کے پاس سے کھڑے ہوں جب تک کہ وہ ہمیں کچھ منگا کر کھلا نہ دیں چاہے حلوہ ہو یا اور کچھ۔

(۱۸۴) حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو حلوہ پیش کیا جائے تو اسے اس

میں سے کھالینا چاہیئے اور جب خوشبو پیش کی جائے تو اسے استعمال کرلینا چاہیئے۔

(۱۸۵) حضرت ابراہیم جُمَحِی نے فرمایا ایک بدو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر گئے ان کے پڑوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فتویٰ دیا کرتے تھے، ان سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے وہ جواب دیا کرتے تھے اور دوسری جانب حضرت عبیداللہ بن العباس تھے جو ہر آنے والے کو کھانا کھلایا کرتے تھے، بدو نے کہا جو شخص دنیا و آخرت کا طالب ہو اسے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر جانا چاہیئے، یہ فتویٰ دیتے ہیں اور لوگوں کو مسائل بتلاتے ہیں اور وہ (عبیداللہ) کھانا کھلاتے ہیں۔

(۱۸۶) حضرت زبیر نے فرمایا حضرت عبیداللہ بن العباس قربان گاہ میں جانور ذبح کرتے اور اسی مذبح کے قریب ہی کھلا دیا کرتے تھے جس کا نام مذبحہ ابن عباس ہے جو مکہ کے بازار میں ہے اور اسی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہے۔

(۱۸۷) حضرت علی بن محمد مدائنی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے روزانہ اونٹ ذبح کیا جاتا تھا یا اونٹ کے برابر دنبے بکرے۔

(۱۸۸) حضرت ابان بن عثمان نے فرمایا ایک صاحب نے حضرت عبیداللہ ابن عباس کو تکلیف پہنچانا چاہی چنانچہ وہ بڑے بڑے لوگوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حضرت عبیداللہ بن عباس تم سے فرمارہے

ہیں آپ لوگ آج دوپہر کو میرے یہاں کھانا کھائیں، چنانچہ وہ سب ان کے یہاں آ گئے، ان کا گھر بھر گیا، انہوں نے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ آپ کا قاصد ان کے پاس گیا تھا، وہ سمجھ گئے کہ یہ حرکت کسی نے کی ہے، چنانچہ انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور بازار آدمی بھیج کہ تمام پھل منگوا لئے، ان حضرات نے وہاں جو کچھ کھایا اس میں شہد کے ساتھ ترنجبین بھی تھی، پھر انہوں نے کچھ آدمیوں کو بھیجا انہوں نے بھنا گوشت اور روٹی پکوائی ان کے پاس لائے ان حضرات نے وہ بھی کھالیا۔ جب وہ سب کھا چکے تو فرمایا کیا یہی وہ سب کچھ نہیں ہے جو ہم نے چاہا تھا وہ مل گیا؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں فرمایا اس کے بعد مجھے کوئی پرواہ نہیں خواہ کوئی بھی میرے پاس آجائے۔

(۱۸۹) حضرت شعبی نے فرمایا حضرت اشعث بن قیس نے حضرت عدی بن حاتم کے پاس ان کی دیگیں عاریۃً منگوانے کے لئے ایک آدمی بھیجا، حضرت عدی نے انہیں بھر کر بھیجنے کا حکم دیا، وہ صاحب انہیں اٹھا کر اشعث کے پاس لے گئے، حضرت اشعث نے انہیں پیغام بھیجا کہ ہم نے خالی دیگیں منگوائی تھیں، حضرت عدی نے انہیں کہلوایا ہم خالی دیگیں عاریۃً نہیں دیا کرتے۔

(۱۹۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی بھوکے مسکین کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت سے کھلائیں گے اور جس نے کسی پیاسے کو پلایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز مہر لگی شراب سے پلائیں گے اور

جس نے کسی ننگے کو پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائیں گے ۔

پڑوسی کا حق

(۱۹۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں مستقل وصیت فرماتے رہے حتیٰ کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ اسے وارث قرار دے دیں گے ۔

قد فرغت من ترجمته والحمد للہ

ساعة اثنا عشر لیلاً فی قطار جناب ایکسپریس

عند الذهاب إلى بشاور ۔

۲۸ ــــ ۶ ــــ ۱۴۱۱ھ

۱۵ ــــ ۱ ــــ ۱۹۹۱ء